مسلسل اشاعت کے 63 سال
پندرہ روزہ
لاہور

زراعت نامہ

یکم دسمبر 2024ء، 28 جمادی الاوّل 1446 ہجری، 18 مگھر 2081 بکرمی

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات محکمہ زراعت حکومت پنجاب 21- سرآغا خان سوئم روڈ، لاہور

Scan for Website
Scan for YouTube
Scan for Facebook
Scan for Tik Tok

فصلوں سے ہریالی نسلوں کی خوشحالی

آئی ایس او 2000-9001
کے تحت عالمی معیار کی پہچان

معزز کاشتکار
خوشخبری

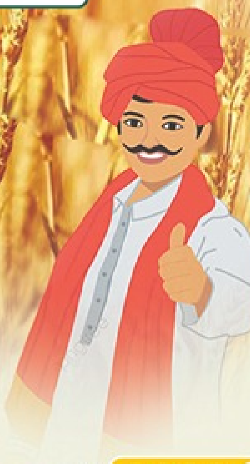

وزیرِ اعلیٰ پنجاب
مریم نواز شریف کی ہدایت پر
گندم کے بیج کی قیمتوں میں خصوصی رعایت

پرانی قیمت (فی تھیلا 50 کلوگرام)	~~6300~~ ✗
نئی قیمت (فی تھیلا 50 کلوگرام)	4500 ✓

گندم کا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مراکز فروخت کے علاوہ رجسٹرڈ ڈیلرز سے بھی رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہے

گندم کی زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تصدیق شدہ بیج گندم کی قیمتوں میں

خصوصی ڈسکاؤنٹ

IAS Inspect ISO 9001:2015 quality
IAS Inspect ISO 14001:2015 Environment

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مراکز فروخت

نیو خادم آباد کالونی نزد واپڈا ریسٹ ہاؤس، منچن آباد چوک، بہاولنگر	0301 5555947
کوالٹی سٹور بلڈنگ، بہاولپور بائی پاس چوک، ملتان	0300 6873680
پنجاب سیڈ کارپوریشن، پاکپتن روڈ، ساہیوال	0300 4358989
جام پور روڈ، بالمقابل واپڈا گرڈ سٹیشن، ڈی جی خان	0332 6833936
بالمقابل گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول، کلب روڈ، وہاڑی	0300 5000254
نیو جنرل بس سٹینڈ، فتح جنگ ضلع اٹک	0304 4440342
شوگر مل روڈ، نزد اینگرو گودام، لیہ	0301 6841943
سگیاں بائی پاس، نزد سگیاں پولیس اسٹیشن، لاہور	0300 2272387
پی ایس سی سیڈ پروسیسنگ پلانٹ، چوک بہادر، رحیم یار خان	068 567430 0300 8353810
سردار بخش روڈ، نزد نئی جنازگاہ، بھکر	0301 6841943
پی ایس او پروسیسنگ پلانٹ، پیرووال، خانیوال	065 2680153 0300 4017792
ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ، شعبہ آئل سیڈ، جھنگ روڈ، فیصل آباد	0345 7772787
ہاؤس نمبر 21، سٹریٹ Q، بلاک X، نیو سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا	0302 3300499
پی ایس سی مارکیٹ سٹور، نزد سبزی منڈی پپلاں، ضلع میانوالی پی ایس سی سیڈ پروسیسنگ پلانٹ، ایم ایل 8، پپلاں	0459 251217 0301 6352675
غلام قادر رائس ملز محلہ امرت پورہ، نزد مویشی منڈی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ	055 3880010 0301 7746101
مکان نمبر 106، ماڈل ٹاؤن بلاک C نزد سمیع اللہ چوک، بہاولپور	0321 6339276
بھکر روڈ، علی آباد، بالمقابل سرگودھا بائی پاس، جھنگ صدر	047 7629090 0345 8272967
پنجاب سیڈ سٹور، نزد ڈی سی آفس، لودھراں	0321 6339276

بیج جاندار ۔ فصل شاندار

شہ زور بیج

PUNJAB SEED CORPORATION

پنجاب سیڈ کارپوریشن 4-لٹن روڈ، لاہور 042-99212565/99212571-5

مسلسل اشاعت کے 63 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم دسمبر 2024ء، 28 جمادی الاوّل 1446 ہجری، 18 مگھر 2081 بکرمی

فہرست مضامین

- اداریہ: گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف 5
- سورج مکھی کی کاشت 6
- ٹنل میں کاشتہ سبزیوں کی بہتر نگہداشت۔ زیادہ پیداوار اور منافع کی ضمانت 11
- کنو کی برداشت 13
- آلو کی فصل سے جڑی بوٹیوں اور نقصان دہ کیڑوں کا انسداد 15
- پیاز کی پنیری کی بروقت منتقلی 18
- آم کی گدھیڑی کا مربوط طریقہ انسداد 20
- منافع بخش گلبانی 22
- زرعی سفارشات 23

جلد 63 شمارہ 23

مجلس ادارت

نگران: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹوگرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

21- سرآغاخان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729,99200731

www.agripunjab.gov.pk dainformation@gmail.com

www.facebook.com/AgriDepartment YouTube: @zaratnama

: @agri_department Instagram: @agripunjab TikTok: @agripunjabpk

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

ارشادِ باری تعالیٰ ﷻ

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتا ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ (الانعام: 59)

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا ابن اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ ہم خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کے عہد میں اور امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کے دور میں گیہوں اور جوار، انگور اور کھجور میں سَلَم (پیشگی قیمت دے دینا) کیا کرتے تھے۔

(کتاب المسلّم: مختصر صحیح بخاری: 1050)

فرمانِ قائدؒ

پاکستان زرعی اعتبار سے براعظم ایشیاء کا سب سے بڑا ترقی یافتہ ملک ہے اگر اس کی پیداوار کو صنعتوں کے قیام اور فروغ میں بہترین طریقے سے استعمال کیا جائے تو صنعت کے میدان میں پاکستان اپنا سکہ جمالے گا۔

(چیمبر آف کامرس کراچی۔ 27 اپریل 1948ء)

فرمودۂ اقبالؒ

گرچہ میں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تو
سینکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دور تو
جو مری ہستی کا مقصد ہے مجھے معلوم ہے
یہ چمک وہ ہے، جبیں جس سے تری محروم ہے!

(چاند: بانگ درا)

اداریہ

گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف

گندم ملکی فوڈ سیکیورٹی کی ضامن ہے۔صوبہ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملکی کُل پیداوار کا 70 فیصد گندم پیدا کرتا ہے۔رواں سال پنجاب میں گندم کی کاشت کا ہدف 1 کروڑ 65 لاکھ ایکڑ مقرر کیا گیا ہے جس سے 2 کروڑ 11 لاکھ میٹرک ٹن پیداوار کا ہدف حاصل کیا جائے گا (انشااللہ)۔گندم کی کاشت اور پیداوار کے ہدف کے حصول کے لیے محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے خصوصی حکمت عملی مرتب کی ہے جس پر عملدرآمد سے گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف کے حصول کو ممکن بنایا جائے گا۔

رواں سال کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے اربوں روپے کا خصوصی پیکج متعارف کرایا ہے جس کے تحت 25 ایکڑ سے زائد ملکیتی رقبہ پر گندم کاشت کرنے والے کاشتکاروں کے لیے 1 ہزار ٹریکٹرز اور 12.5 تا 25 ایکڑ تک ملکیتی رقبہ پر گندم کاشت کرنے والے کاشتکاروں کے لیے 1 ہزار لیزر لینڈ لیولرز بذریعہ قرعہ اندازی مفت فراہم کیے جا رہے ہیں جن کے لیے درخواستیں بھی طلب کر لی گئی ہیں اور درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2024 مقرر کی گئی ہے۔وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی اور سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو نے محکمہ زراعت پنجاب کی تمام متعلقہ فارمیشنز کو گندم کی کاشت اور پیداواری اہداف کے حصول کے لیے خصوصی ٹاسک سونپے ہیں جس کے تحت متعلقہ فارمیشنز باقاعدگی سے کاشتکاروں کی رہنمائی میں مصروف عمل ہیں۔صوبہ میں گندم کی کاشت اور پیداوار کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کی گئیں ہیں۔صوبائی سطح پر سیکرٹری زراعت پنجاب، ڈویژنل سطح پر کمشنرز اور ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنرز کی سربراہی میں گندم کی کاشت کے ہدف کے متعلق جائزہ اجلاس منعقد ہو رہے ہیں۔گندم کی کاشت کے لیے نہری پانی کی وافر مقدار میں فراہمی یقینی بنانے کے لیے سیکرٹری آبپاشی اور سیکرٹری زراعت پنجاب باقاعدگی سے میٹنگز منعقد کر رہے ہیں اور گندم کی کاشت کے علاقوں میں نہری پانی کی بہترین مینجمنٹ کے لیے عملی اقدامات اٹھا رہے ہیں۔

وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی سربراہی میں ڈویژنل سطح پر گندم کی کاشت کے جائزہ اجلاس منعقد کیے جا رہے ہیں جن میں سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو، متعلقہ ڈویژنل کمشنرز، محکمہ زراعت کے افسران اور دیگر سٹیک ہولڈرز بھی شریک ہو رہے ہیں۔یہ بات خوش آئند ہے کہ پہلی مرتبہ پنجاب میں ربیع سیزن میں کھاد وافر مقدار میں موجود ہے۔ڈی اے پی کھاد کا مطلوبہ مقدار سے 30 فیصد زائد سٹاک اور 17 فیصد کم قیمت جبکہ یوریا کھاد کا سٹاک ضرورت سے 125 فیصد زائد ہے اور گذشتہ سال کی نسبت 25 فیصد کم قیمت پر مارکیٹ میں دستیاب ہے۔پنجاب بھر میں 3 لاکھ 26 ہزار ایکڑ سرکاری اراضی پر گندم کی کاشت یقینی بنائی جا رہی ہے۔وزیر زراعت پنجاب اور سیکرٹری زراعت پنجاب کی سربراہی میں متعلقہ فیلڈ فارمیشنز گندم کی کاشت کے ہدف کے حصول کے لئے پر عزم ہیں اور کاشتکاروں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔حکومت پنجاب کے کسان دوست اقدامات اور وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے کاشتکاروں کے حوصلے بلند ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ نہ صرف ہدف کو حاصل کریں گے بلکہ ہدف سے زیادہ رقبہ پر گندم کی کاشت ہوگی۔

سورج مکھی کی کاشت

خوردنی تیل ہماری خوراک کا اہم حصہ ہے۔ملکی ضروریات کے لئے خوردنی تیل کا بیشتر حصہ درآمد کرنا پڑتا ہے جس پر کثیر زرِمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب خوردنی تیل کی مانگ میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے۔خوردنی تیل کی ملکی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ تیلدار فصلات کی کاشت کومزید فروغ دیا جائے اوران کی فی ایکڑ پیداوار کو بڑھایا جائے۔سورج مکھی ایک اہم تیلدار فصل ہے۔اس کے بیج میں اعلیٰ قسم کا تقریباً 40 تا 45 فیصد تیل ہوتا ہے۔اس کے تیل میں انسانی صحت کے لئے مفید وٹامن 'اے'، 'بی'، 'ای' اور 'کے' پائے جاتے ہیں۔سورج مکھی کی کھلی بھی مویشیوں کے لئے مفید ہے۔فصل کا دورانیہ تقریباً 100 تا 125 دن ہے اور کم مدت کی فصل ہونے کی وجہ سے اسے فصلوں کی ترتیب میں باآسانی شامل کیا جاسکتا ہے۔سورج مکھی کے زیرِ کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھا کر خوردنی تیل کی ملکی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

وقت کاشت

پنجاب میں سورج مکھی کی فصل خزاں اور بہار میں کاشت کی جاسکتی ہے۔پنجاب کے مختلف علاقوں میں خزاں اور بہاریہ سورج مکھی کی فصل کا وقت کاشت درج ذیل میں دیا گیا ہے۔

سورج مکھی کے وقت کاشت کے حوالہ سے ضروری نکات

- سورج مکھی کی بروقت بہاریہ کاشت سے اچھی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے اور زمین بھی بروقت خالی ہوجاتی ہے۔اس لئے بہاریہ کاشت کو ترجیح دیں۔
- سورج مکھی کی فصل کو کوراپڑنے کے دنوں سے پہلے یا بعد میں کاشت کریں۔
- سورج مکھی کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے صحیح وقت پر اس کی کاشت انتہائی ضروری ہے۔ تاخیر سے کاشت کرنے کی صورت میں نہ صرف اِس کی پیداوار میں کمی آجاتی ہے بلکہ اِس سے تیل بھی کم حاصل ہوتا ہے۔
- بارانی علاقوں میں اس کی کاشت کا انحصار زیادہ تر بارشوں کے پھیلاؤ پر ہوتا ہے۔

نمبر شمار	اضلاع	وقت کاشت موسم بہار	وقت کاشت موسم خزاں
1	جنوبی پنجاب کے اضلاع یعنی ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان، ملتان، وہاڑی، بہاولنگر، مظفرگڑھ، لیہ، لودھراں، بھکراورخانیوال	یکم دسمبر تا 31 جنوری	25 جولائی تا 10 اگست
2	وسطی پنجاب کے اضلاع یعنی میانوالی، سرگودھا، خوشاب، جھنگ، ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، قصور، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب	یکم جنوری تا 31 جنوری	25 جولائی تا 10 اگست
3	شمالی پنجاب کے اضلاع یعنی نارووال، اٹک، راولپنڈی، گجرات، جہلم اور چکوال	یکم جنوری تا 15 فروری	25 جولائی تا 10 اگست

شرح بیج

شرح بیج فی ایکڑ	2 کلوگرام
پودوں کی تعداد فی ایکڑ	22 تا 23 ہزار

نوٹ: بیج کا اگاؤ 90 فیصد سے زیادہ ہونا چاہیے۔

سورج مکھی کی اقسام

سورج مکھی کی سفارش کردہ ہائبرڈ اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔ مختلف پرائیوٹ سیڈ کمپنیاں سورج مکھی کا بیج فروخت کرتی ہیں۔ کاشتکاروں سے گذارش ہے کہ سفارش کردہ اقسام کا بیج رجسٹرڈ سیڈ کمپنیوں کے بااختیار ڈیلرز سے ہی خرید فرمائیں۔

سورج مکھی کی سفارش کردہ ہائبرڈ اقسام

نمبر شمار	نام ہائبرڈ اقسام	کمپنی	نمبر شمار	نام ہائبرڈ اقسام	کمپنی
1	ہائی سن۔33	ایل سی آئی پاکستان لمیٹڈ	6	آگسن۔5270	سیٹھی سیڈز
2	ٹی-40318		7	رائینا	سیٹھی سیڈز
3	اگوارا-4	=	8	یو۔ایس-666	عمر سیڈز
4	گل بہار-436	=	9	یو۔ایس-444	=
5	ایس۔278	گرین گولڈ	10	این کے آرمنی	سنجینٹا پاکستان لمیٹڈ

دیگر منظور شدہ ہائبرڈ اقسام

- ادارہ تحقیقات برائے تیلدار اجناس فیصل آباد کی تیار کردہ اقسام

اوریسن-648 اوریسن-516 اوریسن-675 اوریسن-701، اوریسن-641 اوراوریسن-651

- پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، اسلام آباد کی تیار کردہ قسم پارسن-3

نوٹ: ان اقسام کا بیج آئندہ سالوں میں دستیاب ہوگا۔

فصلوں کی ترتیب اور سورج مکھی کی کاشت

اگر ربیع کی فصلات وقت پر کاشت نہ ہوسکیں تو سورج مکھی کاشت کر کے بھی بہتر آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ سورج مکھی کو فصلوں کی ترتیب میں باآسانی شامل کیا جاسکتا ہے۔ فصلوں کی کچھ ترتیب ذیل میں دی گئی ہے، کاشتکار اس کے علاوہ بھی اپنی ضرورت اور حالات کے مطابق اپنی فصلوں کو ادل بدل کر کے سورج مکھی کی فصل کو اپنے سسٹم میں شامل کرسکتے ہیں۔

● کپاس۔سورج مکھی (بہاریہ)۔کپاس	● دھان۔سورج مکھی (بہاریہ)۔دھان
● مٹر۔سورج مکھی (بہاریہ)۔دھان/موسمی مکئی	● آلو۔سورج مکھی (بہاریہ)۔چارے
● کماد۔سورج مکھی (بہاریہ)۔موسمی مکئی	● سورج مکھی (بہاریہ)۔خریف چارے۔گندم
● گندم۔سورج مکھی (خزاں)۔گندم۔	

بیج کو زہر لگانا

سورج مکھی کی مختلف بیماریاں پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے ایزاکسی سٹروبن + کلوتھیانیڈن بحساب 2 تا 3 گرام فی کلوگرام بیج یا ٹیبو کونازول 1.5 ملی لٹر، 30 ملی لٹر پانی میں حل کر کے بحساب فی کلوگرام بیج لگائیں۔ اگر پہلے سے بیج کو دوائی لگی ہوئی ہو تو دوبارہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

زمین کا انتخاب اور تیاری

سورج مکھی کی کاشت کے لئے بھاری میرا زمین موزوں ہے۔ سیم زدہ اور کلراٹھی زمین میں اسے کاشت نہ کریں۔ زمین کی اچھی تیاری کے لئے ضرورت ہو تو گہرا ہل چلائیں تاکہ پودوں کی جڑیں گہرائی تک جاسکیں۔ دھان کے وڈھ میں یہ عمل اور بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ زیر زمین سخت تہہ بن جاتی ہے جس کو گہرا ہل چلا کر ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔ فصل کے اچھے اگاؤ اور بہتر نشوونما کے لئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے جس کیلئے لیزر لینڈ لیولر استعمال کریں۔

طریقہ کاشت

■ وٹوں پر کاشت

سورج مکھی کو ترجیحاً وٹوں پر کاشت کریں۔ رجر کی مدد سے اڑھائی فٹ کے باہمی فاصلے پر شرقاً غرباً وٹیں بنائیں۔ کھیلیوں میں پہلے پانی لگائیں اور جہاں تک وتر پہنچے اس سے تھوڑا اوپر خشک مٹی میں جنوب کی طرف 9 انچ کے فاصلے پر ایک ایک بیج لگائیں۔

■ پٹڑیوں پر کاشت

سورج مکھی کو پٹڑیوں پر بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ بیڈ بنانے والی مشین کی مدد سے شمالاً جنوباً تقریباً تین فٹ کے باہمی فاصلہ پر بیڈ بنا کر بیڈ کے دونوں طرف بوائی کی جاتی ہے۔

■ ڈرل کاشت

سورج مکھی کی کاشت بذریعہ ڈرل بھی کی جاسکتی ہے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھیں۔ بیج وتر حالت میں کاشت کریں اور بیج کی گہرائی 2 انچ سے زیادہ نہ ہو۔

کھادوں کا استعمال

زمین کی زرخیزی، اسکی نوعیت، فصلوں کی کثرت کاشت اور فصلوں کے ہیر پھیر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زمین کے تجزیہ کی بنیاد پر کھاد کی مطلوبہ مقدار کا تعین کریں۔ کمزور اور اوسط زرخیزی والی زمین کیلئے کھادوں کی مقدار اور وقت استعمال ذیل میں دیا گیا ہے۔

سفارشات برائے کمزور زمین

غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ اور وقت استعمال			
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت کاشت	پہلے پانی کے ساتھ	دوسرے پانی کیساتھ	پھولوں کی ڈوڈیاں بنتے وقت
60	40	25	دو بوری نائٹروفاس + ایک بوری ایس او پی	دو بوری نائٹروفاس	پونی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	پونے دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	ایک بوری یوریا	آدھی بوری یوریا
		یا	پونے دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ڈیڑھ بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	ساڑھے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + آدھی بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	ایک بوری یوریا	آدھی بوری یوریا

سفارشات برائے اوسط زرخیز زمین

غذائی عناصر کلوگرام فی ایکڑ			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ اور وقت استعمال			
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت کاشت	پہلے پانی کے ساتھ	دوسرے پانی کیساتھ	پھولوں کی ڈوڈیاں بنتے وقت
48	34	25	پونے دو بوری نائٹروفاس + ایک بوری ایس او پی	ڈیڑھ بوری نائٹروفاس	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا
		یا	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	پونی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	پونے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + آدھی بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا

(کھادوں کی مندرجہ بالا سفارشات ادارہ تحقیقات برائے زرخیزی زمین، محکمہ زراعت پنجاب کے فراہم کردہ ہیں۔)

سورج مکھی کی فصل میں سلفر کا استعمال

سورج مکھی کی بھرپور پیداوار لینے کے لئے اس میں سلفر بحساب 5 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ سلفر کی سفارش کردہ مقدار کے حصول کے لئے جپسم بحساب آدھی بوری فی ایکڑ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

سورج مکھی کی فصل میں زنک اور بوران کا استعمال

ہماری زمینوں میں اجزائے صغیرہ (مثلاً زنک، بوران وغیرہ) کی کمی ہو رہی ہے۔ اچھی پیداوار کے حصول کے لیے $ZnSO_4$ (33%) بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ اور بوران کی کمی کی صورت میں بوریکس 11 فیصد بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ یا بورک ایسڈ % 17 بحساب 2.5 کلو گرام فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں۔

آبپاشی

آبپاشی کا دارومدار موسمی حالات پر ہوتا ہے۔ اگر موسم گرم اور خشک ہو تو فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر موسم سرد اور مرطوب ہو تو کم آبپاشی کی ضرورت ہوگی۔ بہاریہ اور خزاں کی فصل کے لئے آبپاشی کی ترتیب ذیل میں دی گئی ہے۔

بہاریہ اور خزاں کی ڈرل کاشتہ فصل کے لئے آبپاشی کی ترتیب

آبپاشی	بہاریہ فصل	خزاں کی فصل
پہلا پانی	اُگاؤ کے 20 دن بعد	اُگاؤ کے 15 دن بعد
دوسرا پانی	پہلے پانی کے 20 دن بعد	پہلے پانی کے 12 تا 15 دن بعد
تیسرا پانی	پھول نکلنے کے وقت	پھول نکلنے کے وقت
چوتھا پانی	بیج بنتے وقت	بیج بنتے وقت
پانچواں پانی	دودھیا حالت میں	دودھیا حالت میں

نوٹ

- وٹوں یا پٹڑیوں پر کاشت کی صورت میں آبپاشی فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کے مطابق کریں۔
- فصل کی ضرورت اور موسمی صورت حال کے مطابق آبپاشی کی تعداد کو کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔
- اگر زیادہ گرمی ہو تو بہاریہ فصل کو پھول نکلتے وقت پانی کی کمی نہ آنے دیں تاکہ عمل زیرگی متاثر نہ ہو ورنہ پھول کا کچھ حصہ بیج بننے سے محروم رہ جاتا ہے۔ بیج بنتے وقت گرم موسم کی صورت میں وقفہ وقفہ سے ہلکا پانی دیں اور سوکا ہرگز نہ آنے دیں۔
- آبپاشی کی مقدار کا تعین کرتے وقت سورج مکھی کی قسم کو بھی مدِنظر رکھیں۔

چھدرائی

پلانٹر یا ڈرل سے کاشتہ فصل کی صورت میں چھدرائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب فصل چار پتے نکال لے تو کمزور اور فالتو پودے اس طرح نکال دیں کہ پودوں کا باہمی فاصلہ 9 انچ رہ جائے۔

گوڈی کرنا اور مٹی چڑھانا

فصل کو گوڈی کرنے سے جڑی بوٹیاں تلف کرنے، زمین کی سخت تہہ کو نرم کرنے اور زمین میں ہوا کی آمدورفت قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے زمین میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈرل سے کاشتہ فصل کو پہلا پانی لگانے سے پہلے کم از کم ایک مرتبہ گوڈی ضرور کریں۔ جب پودے تقریباً ایک فٹ اونچے ہو جائیں تو ان کی جڑوں پر مٹی چڑھا دینی چاہیے اس سے نہ صرف گوڈی ہو جاتی ہے بلکہ جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جاتی ہیں، پودے کے تنے کو سہارا بھی مل جاتا ہے اور آندھی آنے پر اور فصل پکنے پر پودا گرنے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اگر افرادی قوت میسر ہو تو گوڈی جڑی بوٹیاں تلف کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

سورج مکھی کی فی ایکڑ پیداوار پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں زیادہ توجہ طلب امر جڑی بوٹیوں کی موجودگی ہے کیونکہ ان کی کثیر تعداد اور تیز روئیدگی فصل کو خوراک، پانی اور روشنی سے محروم کر دیتی ہے۔ اس لئے ان کی بروقت تلفی بہت ضروری ہے۔ سورج مکھی کی فصل کے پہلے آٹھ ہفتے اس سلسلے میں کافی اہم ہیں۔ اس کے بعد فصل کا قد اتنا ہو جاتا ہے کہ وہ خود بخود ہی جڑی بوٹیوں پر حاوی ہو جاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لیے بوائی کے بعد 12 تا 24 گھنٹے کے اندر تر وتر حالت میں پینڈی میتھالین بحساب 800 ملی لٹر فی ایکڑ فی 120 لٹر پانی سپرے کریں۔

فصل کی برداشت

جب پھول کی پشت کا رنگ سبز سے سنہرا ہو جائے، پھولوں کی زرد پتیاں خشک ہو جائیں اور سبز پتیاں بھوری ہو جائیں اور پھول کے اندر بیج سخت ہو جائے، سورج مکھی کی فصل برداشت کے لئے تیار ہوتی ہے۔ دی گئی علامات ظاہر ہونے پر سورج مکھی کے ہیڈز یعنی پھولوں کو کاٹ لیں اور دو تین دن کے لیے دھوپ میں پھیلا دیں۔ اس کے بعد تھریشر یا کمبائن ہارویسٹر سے گہائی کریں۔ کمبائن ہارویسٹر میں ضروری ترمیم کر کے سورج مکھی کی فصل کو برداشت بھی کیا جا سکتا ہے۔ پھولوں کو Trimmer کی مدد سے بھی کاٹا جا سکتا ہے۔

فصلات کی باقیات کو زمین میں ملائیں

پودے کو جب بھی کھاد ڈالی جاتی ہے تو جڑیں کھاد کو پودے کے مختلف حصوں یعنی دانے، پھل پتے اور شاخیں وغیرہ تک پہنچا دیتی ہیں۔ جب ہم فصل کو کاٹ کر اس کے تمام حصے یعنی دانے، پھل، پتے، اور شاخیں وغیرہ کھیت سے نکال کر لے جاتے ہیں تو ان حصوں میں موجود تمام خوراکی اجزاء بھی ان کے ساتھ ہی کھیت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا خوراکی اجزا کو ضائع نہ کریں اور فصل کی باقیات کو دوبارہ کھیت میں روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو چلا کر زمین میں ملا دیں یا ان کا کمپوسٹ بنا کر زمین میں ڈالیں۔ اس طرح زمین کی زرخیزی بہتر ہوگی اور اگلی فصل کو کھاد کی ضرورت کم ہوگی اور کھاد استعمال کرنے کی استطاعت بھی بڑھ جائے گی اور اس کا ضیاع بھی کم ہوگا۔

خوردنی تیل کو صاف کرنے کا گھریلو طریقہ

خوردنی تیل کو مندرجہ ذیل طریقہ سے صاف کیا جا سکتا ہے، اس طرح سے حاصل کردہ تیل نسبتاً سستا، آلائش سے پاک اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس کو کوکنگ آئل کے طور پر استعمال کریں۔

- کوہلو یا ایکسپیلر سے سورج مکھی کا تیل نکلوائیں۔
- پانچ کلوگرام خام تیل دیگچے یا کڑاہی میں ڈال کر اتنا گرم کریں کہ دیگچے کو ہاتھ نہ لگے یا درجہ حرارت 85 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہو جائے لیکن تیل اُبلنے نہ پائے۔
- میدہ کی طرح پسی ہوئی 150 گرام گاچنی یا فلر ارتھ گرم تیل میں ڈال کر پانچ منٹ تک چمچ سے ہلائیں اور پھر اس کو چولہے سے اُتار لیں۔
- بازار سے موٹا کپڑا (فلٹر کلاتھ) لے کر اس کا تکونی تھیلا بنائیں۔
- اس تھیلے کو چارپائی یا کسی مضبوط اسٹینڈ سے لٹکا دیں اور اس کے نیچے صاف برتن رکھ دیں۔
- اس نیم گرم تیل کو کپڑے کے تکونی تھیلے میں ڈال کر فلٹر کریں۔
- سورج مکھی کی کھل بھی جانوروں کے لئے بطور ونڈا استعمال ہو سکتی ہے

ٹنل میں کاشتہ سبزیوں کی بہتر نگہداشت زیادہ پیداوار اور منافع کی ضمانت

ڈاکٹر محمد اقبال، محمد امین

موسم گرما کی سبزیات کو کاشت کیلئے معتدل موسم کے علاوہ ایسا سازگار ماحول چاہیے جس میں رس چوسنے والے کیڑوں کا حملہ کم سے کم ہو۔ چونکہ صوبہ پنجاب میں دسمبر تا جنوری درجہ حرارت کم ہوتا ہے اور کورا بھی پڑتا ہے۔ اسلئے ان مہینوں میں موسم گرما کی اگیتی سبزیاں کھیت میں اُگانا ممکن نہیں ہے۔ موسم گرما کی سبزیوں کی اگیتی دستیابی اور زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے ٹنل کاشت کے طریقے کو رواج دیا گیا ہے۔ چونکہ ٹنل کو شدید سردی کے موسم میں پلاسٹک شیٹ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے لہٰذا اس کے اندر کا درجہ حرارت مناسب رہتا ہے اس لیے شدید سردی اور کورے کے باوجود ٹنل کے اندر پودوں کی بڑھوتری جاری رہتی ہے۔ ادارہ تحقیقات سبزیات فیصل آباد نے 1985ء میں ٹنل کاشت پر تجربات کی ابتداء کی۔ جدت پسند کاشتکاروں نے اس جدید طریقہ کاشت کو اپنا لیا ہے۔ پنجاب میں وسیع پیمانے پر سبزیات کی غیر موسمی کاشت کی جارہی ہے۔ علاوہ ازیں موسم گرما کی سبزیوں کو مزید اگیتا یعنی موسم گرما اور خزاں میں کاشت کرنا مقصود ہو تو انہیں انسیکٹ نیٹ یا باریک کپڑے سے ڈھانپی گئی ٹنل کے اندر کاشت کیا جاسکتا ہے تاکہ فصل رس چوسنے والے کیڑوں سے محفوظ رہ سکے اور فصل پر وائرسی امراض کے حملے کو روکا جا سکے۔ اس طریقہ کاشت سے موسم گرما کی سبزیوں خصوصاً کھیرا اور ٹماٹر کو اگیتا کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت پلاسٹک ٹنل میں سبزیات کی کاشت جاری ہے جبکہ کچھ سبزیات کی کاشت مکمل بھی ہو چکی ہے۔

اہمیت

ٹنل کاشت سے نہ صرف اگیتی سبزیوں کا حصول ممکن ہے بلکہ ٹنل میں کاشت کردہ سبزیات کی فی ایکڑ پیداوار بھی عام فصل سے زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے سبزیات کی نہ صرف دستیابی کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے بلکہ روزگار اور کاشتکار کی آمدن میں اضافہ بھی ممکن ہوتا ہے۔

موزوں سبزیات

ٹنل کے اندر موسم گرما کی مندرجہ ذیل سبزیاں کامیابی کے ساتھ اگائی جاسکتی ہیں۔

- کھیرا، گھیا کدو، ٹماٹر، خربوزہ، تربوز، سبز مرچ، شملہ مرچ، چپن کدو، حلوہ کدو اور گھیا توری۔

سبزیات کی ٹنل میں کاشت

بیج کو سفارش کردہ وقت اور طریقہ سے کاشت کیا جاتا ہے اور سردی کے دنوں میں پلاسٹک شیٹ سے دھانپ دیا جاتا ہے تاکہ ٹھنڈی ہوا ٹنل کے اندر نہ جاسکے۔ تاہم دن کے وقت دروازوں سے پلاسٹک شیٹ ہٹادی جاتی ہے تاکہ فالتو نمی کا اخراج ہوسکے۔

کریلے کی فصل کو بلند اور واک ان ٹنل کی بیرونی طرف دونوں کناروں پر لگایا جاتا ہے جسے بعدازاں تربیت کیلئے ٹنل کے اوپر چڑھا دیا جاتا ہے تاہم کریلے کو انسیکٹ نیٹ کے اندر بھی کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں مصنوعی زرپاشی کا عمل اختیار کرنا پڑے گا۔ پست ٹنل میں اگائی گئی سبزیات جب پھولوں پر آجائیں تو زرپاشی کے عمل کیلئے ٹنل کی پلاسٹک شیٹ اتار دیں اور اسی طرح کورے کا خطرہ ٹل جانے کے بعد بھی پلاسٹک شیٹ کو اتار دیا جائے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر ٹنلز کے قریب وجوار میں شہد کی مکھیوں کا چھتا ہو تو اسے اتارا نہ جائے کیونکہ شہد کی مکھیاں بیلوں والی سبزیوں (Cross Pollinated) میں پھل بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

نوٹ: کھیلی یعنی (Furrow) کی چوڑائی ڈیڑھ تا دو فٹ ہونی چاہیے۔ علاوہ ازیں کھیلی کی گہرائی 1 فٹ رکھیں۔

ٹنل میں سبزیات کی مخصوص اقسام ہی کاشت کی جاتی ہیں۔ ٹماٹر، سبز مرچ اور شملہ مرچ کی نرسری 15 اکتوبر سے پہلے کاشت نہیں کرنی چاہیے ورنہ وائرسی امراض کے خطرات بڑھ جائیں گے۔ اگر ممکن ہو تو نرسری جالی دار کپڑے کے نیچے کاشت کریں۔ تیلہ وسفید مکھی کے تدارک کیلئے نرسری کر سپرے کریں کیونکہ یہ کیڑے وائرسی امراض کے پھیلنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

آبپاشی

سردیوں میں دو سے تین ہفتہ بعد ہلکا پانی لگائیں۔ شدید گرم موسم میں ہر ہفتہ یا چار دن بعد پانی دیں۔ پانی میں کمی بیشی بلحاظ موسم کی جاسکتی ہے۔ تاہم ٹنل میں آبپاشی کا موزوں ترین ذریعہ ڈرپ اریگیشن (Drip irrigation) ہے۔ اس سے پیداوار میں قابل قدر اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں ٹنل نمی کی زیادتی سے محفوظ رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کھادوں کا استعمال صحیح ہوتا ہے۔ پانی اور کھاد میسر رہنے کی وجہ سے پودے صحت مند رہتے ہیں اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم ڈرپ اریگیشن کی صورت میں پانی میں حل پذیر کھادوں کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ مزید برآں پانی کی (EC) اور (pH) کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

پودوں کی تربیت اور کانٹ چھانٹ

بلند ٹنل میں چونکہ پودوں کی تعداد زیادہ رکھی جاتی ہے لہٰذا انہیں پٹڑی پر پھیلنے کی بجائے رسی کی مدد سے اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ ٹماٹر میں پودے کی بغلی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں تا کہ پھل صرف مرکزی تنے پر ہی لگے اور پودا اطراف سے جگہ استعمال کرنے کی بجائے اوپر کی جگہ روشنی استعمال کرتا رہے۔ ٹماٹر کے علاوہ باقی فصلوں کیلئے نیٹ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

زرپاشی (Pollination)

ٹنل چونکہ پلاسٹک شیٹ سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے لہٰذا مکھیاں اندر داخل نہیں ہو پاتیں اس لئے زرپاشی کا عمل مکمل نہیں ہو پاتا۔ اگر گھیا کدو یا کریلے کو بلند یا واک ان ٹنل میں کاشت کیا گیا ہے تو نر اور مادہ پھول الگ الگ ہونے کی وجہ سے مصنوعی زرپاشی کی ضرورت ہوتی ہے اس مقصد کیلئے جب پھول کھلنا شروع کر دیں تو نر پھول کے زردانوں کو مادہ پھول سے چھوا جاتا ہے۔ کھیرا کی چونکہ (Parthenocarpic) اقسام کاشت کی جاتی ہے اسلئے مصنوعی زرپاشی کی ضرورت نہیں رہتی۔ ٹماٹر اور مرچ میں پھول مکمل ہوتے ہیں۔ لہٰذا مصنوعی زرپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی اور خود بخود پھل بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ پست ٹنل میں لگائی گئی بیل دار فصلوں کی زرپاشی کیلئے بھی مکھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جب ان فصلوں پر پھول نکل آئیں اور کورے کا خطرہ ٹل جائے تو پلاسٹک شیٹ مستقل طور پر اتار دیں۔

ٹنل میں درجہ حرارت کا برقرار رکھنا

ٹنل میں کاشت شدہ سبزیات کیلئے موزوں درجہ حرارت 14 تا 29 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ دن کے وقت ٹنل کے دروازے کچھ وقت کیلئے کھول دیں تا کہ ٹنل میں نمی مناسب رہے اور بیماریوں کا حملہ نہ ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ٹنل کو پلاسٹک شیٹ سے اس انداز سے ڈھانپا جائے کہ ٹنل میں ٹھنڈی ہوا نہ جانے پائے تا کہ دن کے وقت حاصل کردہ حرارت رات کے وقت کام دے سکے۔ علاوہ ازیں پست ٹنل میں بھی فالتو نمی کا اخراج ضروری ہے۔

برداشت

گھیا توری، کریلہ، چپن کدو، گھیا کدو اور کھیرے کا پھل جونہی قابل فروخت یا مناسب سائز کا ہو جائے تو اسے توڑ لینا چاہیے تا کہ بیل پر موجود دوسرے پھلوں کو بڑھوتری کا موقع مل سکے۔ حلوہ کدو، خربوزہ اور تربوز کیلئے ضروری ہے کہ ان کی پختگی جانچ کر توڑا جائے۔ خربوزہ کی درآمدی اقسام کا پھل جب مناسب سائز کا ہو جائے اور ساتھ ہی رنگ بھی تبدیل کر لے تو توڑ لینا چاہیے۔ جبکہ دیسی اقسام پختہ ہونے پر ڈنڈی سے باآسانی علیحدہ ہو جاتی ہیں۔

ٹماٹر کا پھل رنگت تبدیل ہونے پر توڑ لیں۔ اگر پھل کو دور دراز کی منڈیوں میں بھیجنا ہو تو جلدی توڑ لیں۔ پھل توڑتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پھل زخمی نہ ہونے پائے اور نہ ہی پودے کا تنا ٹوٹے۔ پھل کی مناسب درجہ بندی کر کے اسے پیک کر لیں اور منڈی روانہ کریں۔

ٹنل میں کامیاب فصل کے چند زریں اصول

- اعلیٰ نسل کا آزمودہ یا منظور شدہ ہائبرڈ بیج استعمال کریں۔
- زمین زرخیز ہو اور دوران فصل زرخیزی برقرار رکھیں۔
- ٹنل کے اندرونی درجہ حرارت اور نمی کے اتار چڑھاؤ کا خاص خیال رکھیں۔ خصوصاً شدید سردی کے دنوں میں رات کے وقت ٹنل کو بند رکھیں اور دھوپ میں دروازے کھول دیں تا کہ نمی کا اخراج ہو سکے۔
- کھلے کھیت میں شدید سردی (آخر دسمبر اور جنوری) کے دنوں میں فصل کو سردی کی شدت سے بچانے کیلئے سرکنڈا یا پلاسٹک شیٹ کا باڑ لگائیں یا رات کے وقت گھاس پھوس یا پرالی یا سوکھے پتوں وغیرہ کی دھونی کی جائے۔
- موسم سرما کی شدت میں کمی آتے ہی یعنی آخر جنوری اور شروع فروری میں ٹنل کے دروازے زیادہ دیر کھولیں رکھیں اور جب رات کا درجہ حرارت کم از کم 14 ڈگری سینٹی گریڈ اور دن کا زیادہ سے زیادہ 29 ڈگری سینٹی گریڈ ہو جائے تو ٹنل کے اوپر سے پلاسٹک شیٹ مکمل طور پر اتار لیں۔
- کیڑوں اور بیماریوں کا بروقت اور مناسب کنٹرول کریں۔
- پودوں کی تربیت و کانٹ چھانٹ اور گوڈی وغیرہ کا خیال رکھیں۔
- اگر پیداوار دور دراز کی منڈیوں میں بھیجنی ہو تو اُسے بروقت برداشت کر لیں۔

کنو کی برداشت

ملک عبدالرحمان، شفقت علی، محمد عاصم

ترشاوہ پھلوں کی پیداوار میں پاکستان کو ایک اہم مقام حاصل ہے جبکہ پاکستان میں ترشاوہ باغات کی سب سے زیادہ کاشت صوبہ پنجاب میں ہے۔ ہمارے ملک میں پیدا ہونے والا کنو اپنے ذائقہ اور رنگت میں اپنی مثال آپ ہے۔ پنجاب میں کاشت کی جانے والی ترشاوہ پھلوں کی اقسام میں کینو کی کاشت سب سے زیادہ ہے۔ تقریباً 90 فیصد حصہ صرف کینو کا ہے۔ پنجاب میں کنو کی کاشت تقریباً ہر ضلع میں کی جارہی ہے لیکن پیداوار اور معیار کے لحاظ سے سب سے اچھا کنو سرگودھا، بھلوال، منڈی بہاؤالدین، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ساہیوال، فیصل آباد، وہاڑی، بھکر، لیہ اور بہاولپور میں پیدا ہوتا ہے۔

اس ملک میں ترشاوہ پھلوں خاص طور پر کنو کی پیداوار اور رقبے میں اضافے کے ساتھ برداشت اور بعداز برداشت سنبھال پر توجہ کی اشد ضرورت ہے کیونکہ محض چند بنیادی باتوں کو مدنظر رکھ کر بعداز برداشت ہونے والے پھل کے نقصان کو کم کر کے اس کی پیداوار میں خاطرخواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے اس لئے کنو کے باغات کی کاشت کو منافع بخش بنانے کے لئے جہاں بہتر پودوں کا انتخاب، مناسب فاصلہ پر لگانا، ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنا، آبپاشی، نقصان دہ

کیڑوں اور بیماریوں سے تحفظ کے علاوہ دیگر کاشتی امور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ وہاں پھل کو مناسب ریٹ پر اور صحیح طریقے سے برداشت کر کے بہتر حالت میں منڈی تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔

کینو کی برداشت اور سنبھال کے لیے باغبان درج ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

- کنو کے پودے کو پھول سے لے کر پختہ یا مکمل پھل تیار کرنے کے لئے تقریباً 300 دن کا عرصہ درکار ہوتا ہے مگر عام طور پر پھل کو اس وقت مکمل تیار سمجھا جاتا ہے جب اس کی جلد کا رنگ مکمل طور پر سبز سے پیلا ہو جائے اور اس طرح کنو دیکھنے میں دلکش بھی نظر آنے لگتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق مکمل پختہ یا تیار پھل میں مٹھاس کی مقدار 10 سے 12 فیصد ہونی چاہیے
- بعض باغبان پھل کی اچھی قیمت وصول کرنے کے لئے پھل کو برداشت کے وقت سے پہلے ہی توڑ لیتے ہیں جبکہ کنو کی برداشت کا صحیح وقت وسط جنوری ہے وقت سے پہلے برداشت کیے گئے پھل میں کھٹاس کا تناسب زیادہ ہوتا ہے اور اس کی رنگت بھی سبزی مائل ہوتی ہے۔ کنو کی قبل از وقت برداشت کی وجہ سے اس کی مقدار مارکیٹ میں وسط جنوری سے مارچ کے مہینے تک بہت کم ہو جاتی ہے جو کہ اس کی برداشت کا اصل موسم ہے جس کی وجہ سے پھل جس قیمت پر فروخت ہوتا ہے وہ اس قیمت سے زیادہ ہوتی ہے جو کہ قبل از وقت برداشت کرنیوالے باغبانوں کو ملتی ہے۔ علاوہ ازیں جنوری فروری میں برداشت ہونے والا پھل سائز اور رنگ میں بہترین ہوتا ہے جس کی وجہ سے باغبانوں کو اس کی اچھی قیمت مل جاتی ہے۔ اس طرح بعض باغبان کنو کی اچھی قیمت حاصل کرنے کیلئے پھل کو دیر تک پودوں پر رہنے دیتے ہیں جس کی وجہ سے پھل کی خاصیت متاثر ہوتی ہے اس طرح ایک تو پھل کے اندر رس خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دوسرا اس کا خاطرخواہ اثر آئندہ سال کی پیداوار پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ باغبان پھل بروقت برداشت کریں
- پھل کی برداشت کیلئے صحیح وقت کا تعین علاقائی موسم کے مطابق تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لہذا باغبانوں کو چاہیئے کہ پھل کی برداشت کیلئے اس وقت کا تعین کریں جب اس کا ذائقہ، سائز اور رنگت بہترین ہو۔ علاوہ ازیں جدید تحقیق کے مطابق اگر برداشت سے پہلے فصل میں موجود شوگر کی مقدار کو ماپ لیا جائے اور اگر وہ ایک خاص حد تک ہو تو پھل کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اسے بعداز برداشت بھی زیادہ دیر تک محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ شوگر کو ماپنے کے لئے ایک آلہ استعمال ہوتا ہے جسے ریفریکٹومیٹر کہتے ہیں جو کہ کسی بھی سائنٹیفک سٹور سے باآسانی خریدا جاسکتا ہے اس آلہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں شوگر ماپنے کیلئے کوئی کیمیائی عمل درکار نہیں ہوتا بلکہ اس میں پھل کا رس

اس کی سطح پر رکھ کر اس کی شوگر معلوم کر لی جاتی ہے جو کہ پختگی یا پکنے کے عمل کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے عام طور پر پختگی کے وقت مالٹا میں شوگر کی مقدار 10 سے 14 فیصد اور کنو میں 10 سے 13 فیصد ہوتی ہے

- پھل کو مناسب وقت پر برداشت کرنے کے علاوہ اسے صحیح طریقہ سے توڑنا بھی بہت ضروری ہے۔ پھل کو ہاتھ سے کھینچ کر یا درانتی وغیرہ سے توڑا جاتا ہے چونکہ کنو کے پھل کی جلد بہت نازک ہوتی ہے اس لیے کنو کو اس طرح توڑنے سے کنو کی جلد پھٹ جاتی ہے اور پھٹی ہوئی جلد پھل کی آنے والی زندگی یعنی سٹوریج لائف کو زیادہ متاثر کرتی ہے اور جراثیم کو پھل کے اندر داخل ہونے کا آسان راستہ مل جاتا ہے جس کی وجہ سے پھل کے ضائع ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اس لئے کوشش کی جائے کہ پھل کو ہاتھ سے توڑنے کی بجائے پھل توڑنے والی قینچی استعمال کی جائے
- اگر پھل اونچائی پر ہو اور آدمی کھڑا ہو کر برداشت نہ کر سکے تو درخت پر چڑھنے کی بجائے چھوٹی سیڑھی استعمال کی جائے۔ قینچی کی مدد سے پھل کو اس کے ساتھ لگی ڈنڈی کی سطح کے بالکل برابر کاٹیں
- پھل توڑتے وقت پھل کو زمین پر نہ پھینکا جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ پھل توڑتے وقت ایک تھیلا کمر کے پیچھے لٹکا لیں اور پھل اس میں ڈالتے جائیں۔ تھیلے کے اندر اتنا ہی پھل اکٹھا کریں کہ نیچے والے پھل پر وزن نہ آئے اور وہ خراب نہ ہو
- پھل توڑنے کے فوراً بعد اسے کسی سایہ دار جگہ یا پیکنگ شیڈ میں منتقل کیا جائے اور پھل منتقل کرتے وقت پھل کو احتیاط سے رکھیں اور زمین پر نہ گرایا جائے تاکہ پھل نقصان سے محفوظ رہیں
- پھل کی برداشت کے بعد اس کی سنبھال اہم مرحلہ ہے جس میں پھل کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا پھل توڑنے کے بعد اگر اس کو منڈی بھجوانا مقصود ہو تو پھل کو صاف کرنے کے بعد مناسب پیکنگ کر کے منڈی بھیجیں۔ نہ تو پھل کو ٹریکٹر ٹرالی میں یا ٹرک میں کھلا چھوڑیں اور نہ ہی اس طریقہ سے ان کی ترسیل کی جائے کیونکہ پھل کی غیر محفوظ پیکنگ کی وجہ سے پھل کی ظاہری اور اندرونی حالت کو نقصان پہنچ سکتا ہے

- اکثر باغبان پھل کو توڑنے کے بعد ان کی صفائی اور درجہ بندی کا خیال نہیں رکھتے حالانکہ بعد از برداشت پھل کو لگنے والی چند بیماریاں باغ سے پھل کے ساتھ ہی آتی ہیں اس لئے پھل کو توڑنے کے بعد اسے پوٹاشیم پرمینگنیٹ یا کسی بھی اچھی جراثیم کش دوا کو پانی میں حل کر کے دھو لینا چاہیئے۔
- برداشت کے بعد بیمار، گلے سڑے اور بری رنگت والے پھل نکال دیں۔ ترشاوہ پھلوں کی پیکنگ میں لکڑی کی پیٹی اور گتے کا ڈبہ شامل ہے۔ پیکنگ یا تو ہاتھ سے کی جاتی ہے یا پھر مشینوں کے ذریعے، ہاتھ سے کی جانے والی پیکنگ میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ڈبے کے اندر اتنے ہی پھل رکھے جائیں جتنی ان کی گنجائش ہو تاکہ نیچے والے پھل دبنے کی وجہ سے خراب نہ ہوں۔
- مشینی پیکنگ زیادہ تر بیرون ملک کنو کی ترسیل کے لئے استعمال کی جاتی ہے جس کے لئے فیکٹریوں میں بڑے یونٹ لگائے جاتے ہیں ان یونٹس میں برداشت کے بعد کے تمام کام ایک ہی وقت پر کئے جاتے ہیں۔ فیکٹریوں میں ہی پھلوں کی درجہ بندی بھی کی جاتی ہے۔ فیکٹریوں میں کنو کے پھل کی ویکسنگ بھی کی جاتی ہے۔ ویکسنگ کرنے سے کنو کے پھل کی چمک میں اضافہ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں کنو کی بعد از برداشت زندگی بھی بڑھ جاتی ہے
- ویکسنگ کے بعد پھلوں کی درجہ بندی کی جاتی ہے اس مقصد کے لیے گتے کے ڈبے استعمال کئے جاتے ہیں ایسے ڈبے بھی استعمال کیے جاتے ہیں جن کے اندر ہر پھل کیلئے ایک مخصوص خانہ ہوتا ہے جس میں پھل کو رکھا جاتا ہے جس سے ہر ڈبے میں مخصوص پھل کی مقدار ہی پیک ہوتی ہے اس طرح کی پیکنگ سے پھل کسی بھی قسم کے نقصان سے محفوظ رہتے ہیں
- پیکنگ کے بعد کنو کو 4 سے 5 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر سٹور کریں جبکہ اس دوران نمی کا تناسب 85 سے 90 فیصد ہونا چاہیے

آلو
فصل سے جڑی بوٹیوں اور نقصان دہ کیڑوں کا انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، ہارون غنی، حبیب انور، ڈاکٹر سبین فاطمہ

آلو نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں اہم فصل ہے۔اس کو ایک طرح کی مکمل غذا بھی کہا جاتا ہے۔ اسے اپنے مختلف انواع میں استعمال کی وجہ سے دنیا میں مقبول فصل کا درجہ بھی حاصل ہے۔ آلو کے زیر کاشت رقبہ کے لحاظ سے پنجاب پاکستان میں پہلے نمبر پر آتا ہے جبکہ خیبر پختونخوا دوسرے نمبر پر آتا ہے پنجاب میں آلو کی کل پیداوار 3.83 ملین ٹن ہے۔ پنجاب میں آلو کی فصل کا 75 فیصد اوکاڑہ، ساہیوال اور پاکپتن میں کاشت ہوتا ہے آلو کی فصل کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے آلو کی پیداور کو کم کرنے میں جڑی بوٹیوں، نقصان دہ کیڑے بیماریوں کا اہم کردار ہے۔فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لیے ان کی بروقت اور مربوط انسداد انتہائی ضروری ہے۔

جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں کسی بھی فصل کی فی ایکڑ پیداوار میں 10 تا 12 فیصد نقصان کا سبب بنتی ہیں آلو کی فصل میں چوڑے پتے اور نوکیلے پتے والی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں۔

چوڑے پتے والی جڑی بوٹیاں

چوڑے پتے والی جڑی بوٹیوں میں اٹ سٹ، باتھو کرنڈ اور چولائی وغیرہ شامل ہیں۔

نوکیلے پتے والی جڑی بوٹیاں

نوکیلے پتے والی جڑی بوٹیوں میں، جنگلی جئی، سٹی بوٹی، ڈیلا اور کھبل وغیرہ شامل ہیں جو کہ پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا باعث بنتی ہیں۔

طریقہ انسداد

آلو چونکہ ایک چوڑے پتے رکھنے والی ایک فصل ہے جو کہ جڑی بوٹی مار زہروں کے لیے بہت حساس ہے لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ بغیر زرعی ادویات کے استعمال، بوائی سے پہلے کھیت کی جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔اس میں داب کا طریقہ اہم ہے

داب کا طریقہ

وریال زمینوں میں بوائی سے ایک ماہ پہلے رونی کریں وتر آنے پر اگنے والی جڑی بوٹیوں کو ہل اور سہاگے کی مدد سے زمین میں دبا دیں دوبارہ اگنے پر پھر ہل کی مدد سے اکھاڑ کر زمین میں دبا دیں دوبارہ زمین میں دبانے سے جڑی بوٹیاں کافی حد تک کنٹرول ہو جائیں گی

کیمیائی انسداد

کیمیائی انسداد میں آلو کی فصل کے لئے زیادہ تر اگاؤ سے قبل استعمال ہونے والی زہریں استعمال ہوتی ہیں جن میں پینڈی میتھالین 330EC ڈیڑھ سے 2 لٹر فی ایکڑ استعمال کی جاتی ہے جبکہ پیراکاٹ 20EC یعنی 500-400 ملی لٹر (جبکہ ایکلوفن (60EC) 500 ملی لٹر فی ایکڑ آلو کے اگاؤ سے قبل سپرے کر کے اچھے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اگاؤ کے بعد استعمال ہونے والی زہریں

آلو کی فصل میں اگاؤ کے بعد میٹری بوزین 250 گرام دوسرے پانی کے بعد وتر حالت میں سپرے کر کے جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

نقصان دہ کیڑے

آلو کا چور کیڑا (Cut Worm)

پروانے سر اور سینے کا رنگ مٹیالہ بھورا ہوتا ہے اگلے پر بھی اسی رنگ کے ہوتے ہیں جن پر چوڑے رخ میں دو سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں پر کے اگلے حصے میں گردہ نما

نشان ہوتا ہے سنڈی کا رنگ گہرا ٹیالہ ہوتا ہے اوپر کی طرف لمبائی کے رخ دو گہرے بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں جن پر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔

علامات / نقصان

سنڈی دن کے وقت پودوں کے نیچے زمین میں چھپی رہتی ہے اور رات کو باہر نکل کر آلو کے نرم اگتے ہوئے پودوں کو زمین سے ذرا نیچے سے کاٹ دیتی ہے اور کھاتی کم اور نقصان زیادہ کرتی ہے۔ جب پودوں کے بالائی حصے ذرا سخت ہو جاتے ہیں اور نیچے آلو بن جاتے ہیں تب یہ سنڈیاں آلو کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔

آلو کا سست تیلہ (Aphid)

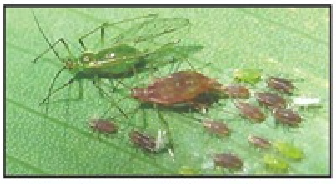

اس کیڑے کے بچوں کا رنگ زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے لیکن بعد میں پردار بالغ کیڑوں کا رنگ سیاہی مائل سبز ہو جاتا ہے۔ یہ کیڑا پتوں کے نیچے چپک کر خاموشی سے جوں کی طرح پودوں کا رس چوستا رہتا ہے۔ پیٹ کے پچھلے حصے کی بالائی سطح پر دو چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں جن سے ایک قسم کا رس نکلتا ہے جس کی وجہ سے پتوں پر سیاہ الی لگ جاتی ہے اور پودے کا خوراکی نظام متاثر ہوتا ہے۔

علامات / نقصان

یہ کیڑا آلو کو دو طرح سے نقصان پہنچاتا ہے۔

- رس چوس کر پودے کو کمزور کر دیتا جن سے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں اور اوپر مڑ جاتے ہیں۔
- اس کے ذریعے آلو کی وائرسی بیماریاں پودوں میں پھیل جاتی ہیں جن کی وجہ سے آلو استعمال کے قابل نہیں رہتے۔

آلو کا چست تیلہ (Jassid)

بالغ پردار کیڑے کے اگلے پروں پر دو سیاہ دھبے اور سر کی چوٹی پر دو سیاہ داغ ہوتے ہیں۔ اس کی افزائش نسل ما سوائے (جنوری ، فروری) سارا سال جاری رہتے ہیں۔

علامات / نقصان

بالغ اور بچے دونوں ہی پتوں کی نچلی طرف سے رس چوستے رہتے ہیں۔ جن سے پتے جھلسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پتوں کے کنارے اوپر کی طرف سے مڑ جاتے ہیں اور پیالہ نما شکل کے نظر آتے ہیں۔

سفید مکھی (White Fly)

اس کا جسم پیلا جبکہ پر سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ مادہ پتوں کے نیچے ایک ایک کر کے انڈے دیتی ہیں بچے بیضوی اور چپٹے ہوتے ہیں جو کہ پتوں کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔

علامات / نقصان

مکھی پتوں کی نچلی سطح سے رس چوس کر ان کو کمزور کرتی ہے متاثرہ پودے پیلے ہو جاتے ہیں۔ مکھی میٹھا لیسدار مادہ خارج کرتی ہے جس پر کالی پھپھوندی اگ آتی ہے جس سے ضیائی تالیف کا عمل رک جاتا ہے۔

امریکن سنڈی (Helicoverpa armigera)

پروانہ زردی مائل بھورا جبکہ سنڈیاں سبزی مائل بھوری جسم پر لمبے رخ بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

علامات / نقصان

سنڈیاں پتوں کو کھاتی ہیں۔ اگر بروقت تدارک نہ کیا جائے تو خاطر خواہ نقصان کرتی ہیں۔

لشکری سنڈی (Spodoptera frugiperda)

پروانہ ہلکے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اگلے پر کالے بھورے ہوتے ہیں جن پر سفید رنگ کی رگوں کا جال ہوتا ہے۔ سنڈی کا رنگ سبزی مائل بھورا یا کالا ہوتا ہے۔ اس پر سفید رنگ کی لکیریں ہوتی ہیں سنڈی چھونے سے گول

ہو کر نیچے گر جاتی ہے۔ انڈے گچھوں کی صورت میں بھورے بالوں سے ڈھکے پتے کے نیچے ہوتے ہیں۔

علامات/نقصان

چھوٹی سنڈیاں پتے کے نیچے بہت زیادہ تعداد میں ہوتی ہیں پتوں کو اس طرح کھاتی ہیں کہ صرف رگیں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں لشکر کی صورت میں حملہ آور ہوتی ہیں۔

مربوط طریقہ ہائے انسداد

آلو کے کیڑوں کو کنٹرول کرنے کے لیے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

غیر کیمیائی طریقہ

- کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں
- فصل کی برداشت کے بعد زمین میں چھپے کیڑے ہل چلا کر تلف کئے جاسکتے ہیں
- متبادل خوراکی پودے کھیت کے قریب نہ لگائیں
- رس چوسنے والے کیڑوں کا پتہ لگانے اور کنٹرول کیلئے پیلے چپکنے والے پھندے (Yellow Sticky Trap) لگائیں
- روشنی کے پھندے لگا کر پروانے تلف کریں
- کسان دوست کیڑوں کرائی سو پرلا اور ٹرائیکوگراما کے کارڈ لگائیں
- کھیت میں لیڈی برڈ بیٹل کی تعداد کو بڑھائیں
- برداشت کے بعد آلو کو کھیت میں کھلا نہ رکھیں بلکہ گھاس اور بوریوں سے ڈھانپ دیں
- صحت منداور بیماریوں سے پاک بیج کا انتخاب کریں
- فصلات کا ہیر پھیر کریں

کیمیائی انسداد

کیمیائی انسداد کے لئے میں درج ذیل زہروں میں سے محکمہ زراعت پیسٹ وارننگ کے مشورہ سے سپرے کریں۔

نمبر شمار	کیڑے کا نام	اصل زہر	مقدار
1	لشکری سنڈی۔ چور کیڑا	فلوبینڈامائیڈ	25ملی لٹر
2	لشکری سنڈی۔ چور کیڑا	کلورانیٹرینیلی پرول تھائیومتھاگزم	80ملی لٹر
3	امریکن سنڈی	سپنٹورام	80ملی لٹر
4	امریکن سنڈی	ایمامیکٹن بینزوییٹ	200ملی لٹر
5	ست تیلہ	کاربوسلفان	250ملی لٹر
6	چست تیلہ	نائٹن پائرم	100 گرام
7	سفید مکھی	سپائروٹیٹرامیٹ	150 تا250ملی لٹر
8	سفید مکھی	پائری پراکسی فن	400 تا500ملی لٹر
9	چست تیلہ	فلونیکامڈ	60-80 گرام
10	چست تیلہ + ست تیلہ	پائی میٹروزین + ڈائی نوٹوفیوران	100 گرام

آلو کے کیڑوں کی معاشی نقصان کی حد

نمبر شمار	کیڑے کا نام	تکنیکی نام	معاشی نقصان کی حد
1	چور کیڑا	Agrotis ipsilon	4% نقصان پر سپرے کریں
2	لشکری سنڈی	*Spodoptera frugiperda*	نظر آنے پر سپرے کریں
3	امریکن سنڈی	*Helicoverpa armigera*	5% نقصان پر سپرے کریں
4	چست تیلہ	Amrasca biguttula	3فی پتہ پر سپرے کریں
5	ست تیلہ	*Macrosiphum euphorbiae*	3فی پتہ پر سپرے کریں
6	سفید مکھی	*Bemisia tabaci*	10فی پتہ پر سپرے کریں

پیاز
پنیری کی بروقت منتقلی

پیاز ایک اہم سبزی ہے اور ہمارے ہاں ہر سالن اور نمکین ڈشز کا لازمی جزو ہے۔ اس کا شمار قدیم ترین سبزیوں میں ہوتا ہے۔ پیاز میں معدنی نمکیات وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں اس کا استعمال گرمی کے نقصان دہ اثرات سے بچاتا ہے۔

وقتِ کاشت

پودوں کی کھیت میں منتقلی دسمبر میں کر دی جاتی ہے۔ پنجاب میں چھوٹے اور سرد دنوں میں تیار ہونے والی اقسام کاشت ہوتی ہیں۔

پیاز کی اقسام

نیچے دی گئی اقسام کے علاوہ کوئی اور قسم کاشت کرنا ہوں تو متعلقہ کمپنی سے اس بات کی تسلی کر لیں کہ یہ قسم چھوٹے دنوں میں پیاز بنانے والی قسم ہی ہے۔

■ وائٹ پرل

یہ سفید رنگ کے پیاز کی ایک قسم ہے۔ اس قسم کے پیاز میں نسبتاً مٹھاس زیادہ ہے۔ یہ سلاد اور سوپ میں استعمال کے لئے زیادہ موزوں قسم ہے۔ اس کو خزاں اور بہار دونوں موسموں میں کاشت کیا جاسکتا ہے۔

■ پھلکارہ (پنجاب)

یہ قسم پنجاب اور سندھ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی پیداوار 250 تا 300 من فی ایکڑ ہے۔ اس کا رنگ قدرے گلابی، چھلکا باریک اور پانی کی مقدار 90 فیصد سے کم ہے اس لئے لمبے عرصہ تک سٹوریج کے لئے بہتر ہے۔ پنجاب میں اس کی کاشت کا دورانیہ کافی طویل ہے۔ یہ موسم بہار اور خزاں کی فصل کے لئے نہایت موزوں قسم ہے۔

■ سلطان

اس کا رنگ گلابی، چھلکا درمیانہ اور سٹوریج کوالٹی بہتر ہے۔ یہ موسمِ بہار اور خزاں کی فصل کے لئے نہایت موزوں قسم ہے۔ اس کی پیداوار 300 تا 350 من فی ایکڑ ہے۔

شرح بیج

ایک ایکڑ رقبے پر پیاز کی پنیری کی کاشت کے لئے 2 تا 3 کلوگرام بیج اور 4 تا 5 مرلے زمین درکار ہوتی ہے۔

نرسری تیار کرنا

- پنیری کاشت کرنے کے لئے زمین کو اچھی طرح تیار کریں اور چھوٹی چھوٹی مستطیل نما کیاریاں بنائیں
- کیاریوں میں 2 تا 3 انچ کے فاصلے پر ایک انچ گہری لائنیں لگا کر ان میں بیج کاشت کریں اور اسے پتوں کی گلی سڑی کھاد یا بھل ڈال کر سرکنڈہ یا پرالی وغیرہ سے ڈھانپ دیں اور فوارے سے آبپاشی اس طرح کریں کہ پانی کیاریوں میں کھڑا بھی نہ ہو اور نمی بھی برقرار رہے۔ موسمِ خزاں میں نرسری کی کاشت نسبتاً اونچی کیاریوں میں کریں
- نرسری کے قریب اگر کیڑوں کے گھر ہوں تو ان کا فوراً سدباب کریں
- نرسری کے اُگاؤ کے بعد شام کے وقت سرکنڈہ وغیرہ ہٹا دیا جائے
- صاف ستھری اور صحت مند فصل کے لیے جڑی بوٹیوں کے تدارک پر خصوصی توجہ دیں
- منتقلی سے کچھ دن پہلے پانی روک دیں تا کہ نرسری سخت جان ہو جائے

زمین کی تیاری

پہلے مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں اور بعد میں دو مرتبہ کلٹیویٹر چلا کر زمین کو کھلا چھوڑ دیں۔ کاشت سے تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے 10 تا 12 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالی جائے اور اس میں 20 کلوگرام یوریا ملا کر زمین کو پانی لگا دیا جائے۔ وتر آنے پر ہل چلا کر سہاگہ سے نرم اور ہموار کر کے چھوڑ دیا جائے تا کہ جڑی بوٹیاں اُگ آئیں۔ جڑی بوٹیاں اُگنے کے بعد دوبارہ ہل چلا کر زمین کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ اس سے ایک تو جڑی بوٹیوں کی تلفی ہو جائے گی اور دوسرا دھوپ لگنے سے زمین سے کئی بیماریوں کے جراثیم بھی ختم ہو جائیں گے۔

کھادوں کا استعمال

کھادوں کی مقدار کا تعین کرنے سے پہلے زمین کا تجزیہ کروانا چاہیئے۔ تاہم اوسط زرخیز زمین کیلئے کھادوں کا استعمال دی گئی سفارشات کے مطابق کریں۔

پنیری کی منتقلی

پنیری کو کھیت سے وتر حالت میں اس طرح اُکھاڑا جائے کہ اس کی جڑیں بالکل نہ ٹوٹیں۔ پودے کھیلیوں کے دونوں طرف چار انچ کے فاصلے پر لگائیں اور بعد میں کھیت کو پانی لگا دیں۔

پیاز کی جڑی بوٹیوں کا انسداد

جولائی سے اکتوبر تک منتقل شدہ پیاز کو ڈیلا، مدھانہ،

اور اِٹ سِٹ جیسی جڑی بوٹیاں زیادہ متاثر کرتی ہیں۔ ان کی تلفی کے لئے ڈوال گولڈ بحساب 5 ملی لٹر یا پینڈی میتھالین بحساب 5 ملی لٹر فی لٹر پانی میں ملا کر نرسری منتقل کرنے کے ایک دن بعد سپرے کریں۔ سپرے کے ایک ماہ بعد گوڈی کر دی جائے۔

دسمبر یا جنوری میں منتقل شدہ فصل میں جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے پینڈی میتھالین بحساب 600 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سولٹر پانی میں ملا کر نرسری منتقل کرنے کے ایک دن بعد سپرے کی جا سکتی ہے۔ سپرے کے ڈیڑھ ماہ بعد ایک مرتبہ گوڈی کر دی جائے۔

آبپاشی

پہلے تین پانی 7 یا 8 دن کے وقفہ سے لگائیں۔ اس کے بعد آبپاشی کا وقفہ بڑھایا جا سکتا ہے۔

برداشت

- نرسری سے کاشت کی ہوئی موسم خزاں کی فصل 15 دسمبر سے مارچ تک برداشت کی جاتی ہے
- سیٹس (Sets) کے ذریعے کاشت کی ہوئی فصل نومبر تا وسط دسمبر میں برداشت ہوتی ہے
- موسم بہار کی فصل آخر اپریل سے مئی کے مہینے میں برداشت ہوتی ہے
- پیاز کو برداشت کے بعد ایک دو دن تک سایہ اور ہوادار جگہ میں ہی پڑا رہنے دیں تا کہ وہ اچھی طرح خشک ہو جائے

پیاز کی برداشت کا صحیح وقت

- موسمی پیاز کی فصل کو صحیح وقت پر برداشت کر لیا جائے تو اسے چھ ماہ تک صحیح حالت میں ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ جب پیاز اپنی نشو ونما اور جسامت بڑھانا چھوڑ دے، نئے پتوں اور جڑوں کی بڑھوتری رُک جائے اور پودے کا تنا خشک ہو کر جھک جائے مثلاً 15 تا 20 فیصد تک پودے کے تنے خشک ہو کر ٹوٹنا شروع ہو جائیں تو فصل برداشت کے لئے تیار ہوتی ہے
- پیاز کو اگر بعد از برداشت کچھ عرصہ کے لئے سٹور میں رکھنا مقصود ہو تو تنے کے مکمل طور پر خشک ہونے پر یا خشک ہونے کے قریب ہونے پر اسے برداشت کر لیا جائے لیکن اگر پیاز کے پتے سبز ہوں تو ان کو کاٹ دینے سے پودے کے تنے کو نقصان پہنچتا ہے چونکہ اس وقت نمی زیادہ ہونے کی وجہ سے پھپھوندی کے حملے سے پیاز خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ موٹے تنے والے پیاز کے گٹھے جو کہ ابھی مکمل طور پر پکے نہیں ہوتے ان کو ذخیرہ نہیں کرنا چاہیئے
- پیاز کی فصل کو دیر سے برداشت کیا جائے تو اس میں عمل تنفس بڑھ جاتا ہے اور زیادہ درجہ حرارت ہونے کی وجہ سے پیاز کا رنگ اور معیار متاثر ہوتا ہے ایسی فصل پر بیماریوں کا حملہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور گٹھے جلد پھوٹنا شروع کر دیتے ہیں

آم کی گدھیڑی کا مربوط طریقہ انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، ڈاکٹر سبین فاطمہ، سید عصمت حسین

آم گرم مرطوب آب وہوا کا انتہائی اہم پھل ہے۔ آم خوش ذائقہ اور لذیز پھل ہے اور اس کا شمار برصغیر کے بہترین پھلوں میں ہوتا ہے۔ آم میں وٹامن اے کے علاوہ بی، سی، ای، کیلشیم، فاسفورس، نشاستہ، شکر اور بہت سے حرارے موجود ہوتے ہیں۔ آم بے شمار فوائد کا حامل پھل ہے یہ بینائی کو قوت دیتا ہے اور آنکھوں سے بہتے پانی اور خارش کو بھی روکتا ہے۔ آم بیماری کے خلاف قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔ آم میں کثیر مقدار میں فولاد پایا جاتا ہے جو خون کی کمی کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آم کے استعمال سے جسم میں ہائی کولیسٹرول کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے۔ آم نظام انہظام کو درست اور فعال رکھتا ہے۔ تیزابیت اور بدہضمی جیسے امراض کو دور کرتا ہے۔ آم پھلوں میں انفرادی حیثیت کا حامل پھل ہے جس کو ایشیائی پھلوں کا بادشاہ کہلانے کا اعزاز حاصل ہے۔ آم انسانی غذا کا اہم حصہ بھی ہے۔ آم دنیا کے تقریباً 90 ممالک میں پیدا ہوتا ہے ہماری آم کی اوسط پیداوار دیگر ممالک سے کم ہے۔ آم کی اوسط پیداوار کو بڑھانے کے لیے پیداوار میں کمی کے اسباب کا جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے۔ آم کی زیادہ پیداوار کے حصول کے لیے بروقت مناسب اور متناسب کھادوں کا استعمال، ضرورت کے مطابق آبپاشی اور مختلف بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں سے بچاؤ کے علاوہ آم کی گدھیڑی کے مربوط طریقہ انسداد کے لیے بہتر حکمت عملی اختیار کرنا شامل ہے۔

آم کی گدھیڑی اس لحاظ سے انتہائی اہم ہے کہ جس باغ میں ایک مرتبہ داخل ہو جائے وہاں اگر اس کو صحیح طریقہ سے کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ متواتر ہر سال آم کی فصل پر حملہ آور ہوتی ہے اور بار آوری کو متاثر کرتی ہے جس سے پھل بہت کم لگتا ہے اور اگر پھل پودوں پر لگ بھی جائے تو سکڑ جاتا ہے یا اس کا معیار انتہائی کم ہو جاتا ہے علاوہ ازیں اگر آم کی گدھیڑی کا بروقت انسداد نہ کیا جائے تو اس کا حملہ تیزی سے پورے باغ میں پھیل جاتا ہے اور شدید متاثرہ پودے مکمل طور پر سوکھ جاتے ہیں۔ گدھیڑی آم کے پودوں کے علاوہ کئی دوسرے پودوں پر بھی پائی جاتی ہے مثلاً شہتوت، انجیر، لسوڑا، امرود اور دیگر آرائشی پودے۔ متبادل میزبان پودے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ کیڑا کھیتوں کے علاوہ شہروں میں بھی پایا جاتا ہے اور شجرکاری کو متاثر کرتا ہے

دوران زندگی

آم کی گدھیڑی کا دوران زندگی فصلات کے دیگر دشمن کیڑوں سے مختلف ہے عام کیڑوں کے برعکس اس کی سال میں صرف ایک نسل ہوتی ہے۔ مادہ گدھیڑی مئی میں درختوں سے نیچے اتر کر تنے کے قریب تقریباً 4 سے 6 انچ گہرائی میں انڈے دیتی ہے یہ انڈے ایک تھیلی میں پڑے رہتے ہیں اور دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں ان انڈوں سے بچے نکلتے ہیں جو بھورے رنگ کے نہایت چھوٹے سائز کے ہوتے ہیں۔ آم کی گدھیڑی انڈے سے نکلنے کے بعد تین مختلف حالتوں سے گزر کر بالغ ہوتی ہے شروع میں نر اور مادہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں مگر جب کیڑے کا بچہ تیسری حالت میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پردار نر نکل آتے ہیں جن کا رنگ کرمزی ہوتا ہے جبکہ مادہ چپٹی شکل کی ہوتی ہے اور اس پر روئی جیسی سفید تہہ لگی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس پر کوئی دوائی اثر نہیں کرتی۔ نر کا کام صرف مادہ سے جفتی کرنا ہے اس کے بعد یہ مر جاتا ہے۔ جوان مادہ جفتی کے بعد مئی اور جون میں پودوں سے نیچے اترنا شروع ہو جاتی ہے اور پودوں کے تنے کے قریب تقریباً 4 سے 6 انچ گہرائی میں جا کر انڈے دیتی ہے اور انڈے دینے کے بعد مر جاتی ہے۔ اس کا دوران زندگی 78 سے 135 دن کا ہوتا ہے۔

نقصان

- آم کی گدھیڑی کے بچے پودوں کے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور پودوں کے پتوں، شاخوں اور بور سے رس چوستے رہتے ہیں جن سے پودا کمزور ہو جاتا ہے اور پھل بہت کم لگتا ہے۔
- آم کی گدھیڑی میٹھا لیس دار مادہ خارج کرتی ہے جس سے سیاہ پھپھوندی پیدا ہوتی ہے جو کہ ضیائی تالیف کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔

معائنہ

- جنوری کے وسط تک ہر 2 سے 3 دن بعد باغ کا معائنہ کریں خاص طور پر پہلے سے حملہ شدہ پودوں کا معائنہ ضرور کریں۔
- تنے، ٹہنیوں اور پتوں کا معائنہ کریں اور بور آنے پر بور کا بھی معائنہ کریں۔
- پتوں اور شاخوں پر سیاہ سفوف کا معائنہ کریں۔
- مادہ گدھیڑی بڑے سائز کی ہوتی ہے اور اس کا جسم سفید سفوف سے چھپا ہوتا ہے۔

انسداد

- جنوری میں انڈوں میں سے بچے نکلنے سے پہلے ہی درختوں کے تنوں کے ارد گرد زمین میں 6 انچ گہری گوڈی کر کے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے کاربرل 85 ایس پی یا دیگر سفارش کردہ زہر کا دھوڑا کریں تا کہ بچے انڈوں سے نکلتے ہی مر جائیں اور تنوں پر نہ چڑھ سکیں۔
- متاثرہ پودوں پر کینچے یعنی دور بنا کر پانی سے بھر دیں اور اس میں مٹی کا تیل 100 ملی لٹر فی پودا ڈال دیں اس طرح بھی گدھیڑی بچے مر جائیں گے۔
- درختوں کے تنوں پر زمین سے 2 سے 2.5 فٹ اونچائی پر 12 سے 18 انچ چوڑا پلاسٹک کا بینڈ لگائیں اور اس کے نیچے گریس لگا دیں تا کہ بچے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں تو پھسل کر نیچے گر جائیں۔
- بچے بینڈ کی نچلی سطح سے بھی اوپر چڑھنے کی کوشش کریں گے اور وہاں پھنس جائیں گے ان جمع شدہ بچوں پر محکمہ زراعت کے مقامی عملہ، پیسٹ وارننگ یا شعبہ توسیع کے فیلڈ عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زہروں کا سپرے کریں
- نیم کے عرق کا 2 فیصد محلول گدھیڑی کو بھگانے کے لئے استعمال کریں
- جدید تحقیق کے مطابق اگر اپریل سے قبل درخت کے پھیلاؤ کے تلے مٹی اور گرے پڑے پتوں وغیرہ کی ڈھیریاں بنا دی جائیں تو مادہ گدھیڑی ان میں آ کر چھپے گی اور انڈے دے گی جون کے بعد ان ڈھیریوں کو توڑ کر با آسانی انڈے تلف کیے جا سکتے ہیں

احتیاطی تدابیر

- درختوں کے نیچے گوڈی کریں تا کہ گدھیڑی کے انڈے دھوپ اور دیگر جانوروں، کیڑوں اور پرندوں کے ذریعے تلف ہو جائیں
- جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں تا کہ گدھیڑی کو متبادل میزبان پودے میسر نہ آ سکیں
- شاخ کاٹنے والے آلہ کے ذریعے شاخ تراشی کرنے سے مادہ گدھیڑی کی زمین سے درخت کی طرف حرکت روکی جا سکتی ہے
- آم کے باغ کے گرد متبادل میزبان پودوں پر موجود گدھیڑی کو بھی تلف کریں

کیمیائی انسداد

کیمیائی انسداد کے لیے محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے درج ذیل زہریں سپرے کریں

- بائی فینتھرین بحساب 60 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر براہ راست گدھیڑی پر سپرے کریں
- پروفینوفاس بحساب 200 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں
- امیڈا کلوپرڈ بحساب 250 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں

منافع بخش گلبانی

محمد سلیم اختر خان

گلبانی زراعت کا ایک اہم شعبہ ہے جس میں پھولوں کی کاشت، زیبائشی پودوں کی نرسری اور پھولوں سے تیار کردہ مصنوعات شامل ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے گلبانی کے شعبہ میں نمایاں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور یہ زراعت کے دیگر شعبہ جات کی نسبت ایک پر کشش اور منافع بخش شعبہ کے طور پر اُبھرا ہے۔ دنیا میں کئی ممالک ایسے ہیں جن کی برآمدات کا ایک بڑا حصہ گلبانی کی مصنوعات ہیں۔ پھولوں سے تیار کردہ مصنوعات میں عرق گلاب، روز ٹی، گلاب کا تیل اور گلاب کی خشک پتیوں سے تیار کردہ کاسمیٹکس کی مصنوعات شامل ہیں۔

گلبانی کی مصنوعات کی طلب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پھولوں کی تجارت میں ہالینڈ پہلے نمبر پر ہے جس کا بین الاقوامی منڈی میں حصہ تقریباً 52 فیصد تک ہے۔ جدید گلبانی کے کاروبار کا کل حجم تقریبا 67 بلین امریکی ڈالر ہے۔ دنیا بھر میں گلبانی کی مصنوعات کی برآمدات ترقی یافتہ ممالک سے ہو رہی ہیں ان ممالک میں ہالینڈ پہلے، امریکہ دوسرے، برطانیہ تیسرے اور فرانس چوتھے نمبر پر ہے۔ پھولوں کی برآمدات میں ترقی پذیر ممالک کا حصہ تقریباً 20 فیصد تک ہے۔ پاکستان سے تقریباً 137 ملین روپے کی سرخا گلاب کی خشک پتیاں ایکسپورٹ کی جاتی ہے جس کو ہربل اور کاسمیٹک انڈسٹری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پھولوں کی کاشت

پنجاب کے موسمی حالات میں کئی اقسام کے پھولوں کو کاشت کیا جاسکتا ہے جن میں جربرا، لیلیم، کٹ گلاب، سرخا گلاب، گلیڈی اولس، ٹیوب روز، میری گولڈ اور موتیا شامل ہیں۔ جربرا، لیلیم، کٹ گلاب اور گلیڈی اولس کو کٹ فلاور کے طور پر اور سرخا گلاب کو خشک پتی کی تیاری کے لیے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ سرخا گلاب کی خشک پتیوں کو کاسمیٹک انڈسٹری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تقریباً 500 ٹن گلاب کی خشک پتی پاکستان سے سالانہ ایکسپورٹ کی جارہی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق 5 ایکڑ گلاب کی پتی کو خشک کر کے 1.5 ملین روپے منافع کمایا جاسکتا ہے۔ گلاب کی ڈوڈیوں کو خشک کر کے پوٹ پوری (Potpourri) میں استعمال کیا جاسکتا ہے جبکہ میری گولڈ اور گل اشرفی کے پھولوں کے اجزاء کو ادویات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں پاٹڈ پلانٹس کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور مستقبل میں ان کی طلب مزید بڑھ رہی ہے۔ پاکستان میں زیبائشی پودوں کی نرسریوں کے لیے پتوکی مشہور جگہ ہے۔ زیبائشی پودوں کی بہتر پیداوار کے لیے جدید طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک مقامی نرسریوں میں پودوں کو عام مٹی میں کاشت کیا جارہا ہے۔ اگر اس کی جگہ سوائل لیس میڈیا (Soilless media) کو استعمال کیا جائے تو کئی اقسام کے پودوں کو آسانی سے ایکسپورٹ کیا جاسکتا ہے۔ پھولوں کی کاشت کی نسبت زیبائشی پودوں کی نرسری کا کاروبار زیادہ منافع بخش ہے اور اس میں نقصان کا خدشہ بھی کم ہے۔ علاوہ ازیں نرسری میں موجود پودے کا وقت کے ساتھ سائز بڑھنے سے اس کی قیمت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

عرق گلاب کی تیاری

گلاب کے پھولوں سے عرق گلاب تیار کیا جاسکتا ہے۔ پنجاب کے موسمی حالات سینٹی فولیا گلاب (Rosa centifolia) کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ اس کے پھولوں سے عرق گلاب تیار کر کے نہ صرف مقامی ضروریات کو پورا کیا جارہا ہے بلکہ ایکسپورٹ بھی کیا جاتا ہے۔ گلاب کے پھولوں سے گلقند تیار کرنے کے علاوہ تیل بھی کشید کیا جاسکتا ہے۔ پوٹھوہار کا خطہ سُچا گلاب کی کاشت کے لیے نہایت موزوں ہے۔ دنیا میں زیادہ تر گلاب کا تیل سُچا گلاب کے پھولوں کی پتیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ تازہ پھولوں سے تیار کردہ گلدستے چند دنوں کے لیے تروتازہ رہتے ہیں۔ لہذا خشک پھولوں سے گلدستے اور ڈیکوریشن پیس تیار کیے جاتے ہیں کیونکہ ان کو زیادہ عرصہ تک ڈیکوریشن کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

گلدستہ تیار کرنے کے لیے کٹ فلاور کے علاوہ پتے بھی استعمال ہوتے ہیں ان پتوں کو کٹ فولیج کہتے ہیں۔ بین الاقوامی منڈی میں اس کی کافی طلب ہے۔ پاکستان میں کٹ کے طور پر زیادہ تر رسکس کنگھی پام، ایسپی ڈسٹرا، فونکس پام اور فائیکس کے پتوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے موسمی حالات میں ڈاگ فلاور کئی اقسام کے موسمی پھول کے بیج تیار کیے جاسکتے ہیں جن میں اینچوزا، گل اشرفی، برپچی کم، لائنیریا، کیلیفورنیا پوپی، کینڈی ٹفٹ، سویٹ ولیم، ڈائی مور، ناسٹرشیم وغیرہ شامل ہیں۔

یکم تا 15 دسمبر 2024ء

زرعی سفارشات

چوہدری عبدالحمید ۔ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

گندم

- گندم کی پچھیتی کاشت ہر صورت 10 دسمبر سے پہلے مکمل کریں اور غیر معمولی تاخیر سے بچنے کے لیے جہاں ضروری ہو خشک بوائی کریں۔
- اگر ناگزیر وجوہات سے گندم کی پچھیتی کاشت کرنی پڑے تو آبپاش علاقوں کے لیے عروج 22، دلکش 20، بھکر سٹار، اناج 2017، زنکول 2016، جوہر 2016، بورلاگ 2016، اجالا 2016 اور فیصل آباد 2008 اقسام کی کاشت دسمبر کے اوائل تک کی جاسکتی ہے۔ بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپوؤں یا مستند ڈیلروں سے حاصل کریں۔

نوٹ: فیصل آباد 2008، پاکستان-13 اور بارانی-17 کنگی سے متاثر ہوتی ہے لہذا ان کو کم رقبہ پر کاشت کریں۔

- گندم کی مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لیے بیج کو بوائی سے پہلے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے پھپھوندی کش زہر لگائیں۔
- گندم کو ست تیلے سے بچانے اور خوردنی تیل کی پیداوار میں اضافہ کے لیے کینولا/سرسوں کی 100 فٹ کے فاصلے پر کم از کم 2 لائنیں ایک ایکڑ میں ضرور لگائیں۔
- آبپاش علاقوں کی کمزور زمین میں دو بوری ڈی اے پی + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی اور اوسط زمین میں ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + پونے دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی فی ایکڑ استعمال کریں جبکہ زرخیز زمین کے لیے سوا بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی فی ایکڑ ڈالیں۔
- آبپاش علاقوں میں اگر کسی وجہ سے فاسفورسی کھاد بوقت کاشت نہ ڈالی گئی ہو تو پہلے پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ پچھیتی کاشت کی صورت میں کھادوں کی پوری مقدار بوقت کاشت ہی ڈال دیں۔
- بارانی علاقہ جات میں جڑی بوٹیاں گندم کی پیداوار کو شدید متاثر کرتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ بوائی کے بعد اگر 18 تا 20 دن کے اندر بارش ہو جائے تو کھیت وتر آنے پر دوہری بار ہیرو چلائی جائے۔ اس سے جڑی بوٹیاں بہت حد تک تلف ہو جاتی ہیں اور زمین میں وتر بھی دیر تک قائم رہتا ہے اگر تھوڑا رقبہ ہو تو فصل کے اگاؤ کے بعد کھرپے یا کسولے کی مدد سے خشک گوڈی کر کے فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل کافی موثر ہے بشرطیکہ کاشتکار کے پاس افرادی قوت میسر ہو۔
- کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشت کی جانے والی گندم کو پہلا پانی کاشت کے 20 تا 25 دن بعد اور دھان کے بعد کاشتہ فصل کو 35 تا 45 دن بعد لگائیں۔
- جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے کھیت کے معائنہ کے بعد محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مناسب وقت پر جڑی بوٹی مار زہروں کا سپرے کریں۔
- پہلی آبپاشی کے بعد کھیت وتر حالت میں آنے پر دوہری بار ہیرو چلائیں۔

کماد

- فصل کی کٹائی جاری رکھیں۔ فصل کی کٹائی سے ایک ماہ قبل پانی دینا بند کردیں۔ فصل کی کٹائی سطح زمین سے آدھا تا ایک انچ گہرا کریں۔ اس سے زیرزمین پوریوں پر موجود آنکھیں زیادہ صحت مند ماحول میں پھوٹتی ہیں۔ نیچے سے کاٹنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ مڈھوں میں موجود گڑوؤں کی سنڈیاں تلف ہو جاتی ہیں۔

- کماد کی کٹائی گنے کی اقسام اور فصل کے پکنے کو مدنظر رکھ کر کریں۔ ستمبر کاشت، مونڈھی فصل اور اگیتی پکنے والی اقسام پہلے برداشت کریں۔ اس کے بعد درمیانی اور پھر پچھیتی پکنے والی اقسام کی برداشت کریں۔
- گنا کاٹنے کے بعد جلد از جلد مل کو سپلائی کریں تاکہ وزن اور ریکوری میں کمی نہ آئے۔
- مونڈھی فصل رکھنے کے لیے کماد کو 15 جنوری کے بعد کاٹیں۔
- جن کھیتوں میں مونڈھی فصل نہ رکھنی ہو اس کھیت کو فوراً تیار کر کے گندم کی کاشت کریں یا سورج مکھی کی کاشت کے لیے زمین تیار کریں۔

دھان

- مونجی کو گوداموں میں ذخیرہ کرنے سے پہلے اچھی طرح خشک کر لیں۔
- مونجی کے مڈھوں اور پرالی کو جلانے کی بجائے روٹاویٹر سے زمین میں دبائیں یا رائس سٹرا چاپر کم سپریڈر سے مڈھوں اور پرالی کو کتر کر زمین میں ملا دیں جس سے نہ صرف فضائی آلودگی کم ہوگی بلکہ زمین میں نامیاتی مادے کی مقدار میں اضافہ ہوگا۔

کپاس

- کپاس کی چنائی صبح دس بجے کے بعد شروع کریں اور شام چار بجے بند کر دیں۔
- صرف اچھی طرح کھلے ہوئے ٹینڈوں سے چنائی کریں۔
- چنی ہوئی کپاس خشک جگہ پر رکھیں اور ہر قسم کی کپاس کو الگ الگ رکھیں۔
- آخری چنائی والی کپاس کا ریشہ کمزور اور بنولہ بھی بیج کے قابل نہیں رہتا لہٰذا آخری چنائی کو الگ رکھیں اور اس سے بیج نہ بنائیں۔
- کپاس کی مختلف اقسام الگ الگ گوداموں میں رکھیں تاکہ مختلف اقسام کے ریشے اور بیج کی کوالٹی آپس میں مل کر متاثر نہ ہونے پائے۔
- کپاس کی آخری چنائی کے بعد اس کھیت میں بھیڑ بکریاں چھوڑ دیں تاکہ وہ بچے کھچے ٹینڈے وغیرہ کھا لیں اور ان میں موجود سنڈیاں خصوصاً گلابی سنڈی وغیرہ تلف ہو جائے۔
- کپاس کی آخری چنائی کے بعد چھڑیوں کو روٹاویٹر کی مدد سے کھیت میں دبا دیں۔
- کپاس میں نمی ہونے کی صورت میں کپاس کو باہر دھوپ میں خشک کر کے پھر سٹور کریں۔ سٹور ہوادار، فرش پختہ اور خشک ہونا چاہیے۔

روغن دار اجناس

- خوردنی تیل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیلدار فصلات جن میں تل، کینولا اور سورج مکھی شامل ہیں کی کاشت کو فروغ دیں۔ سورج مکھی کی بروقت کاشت کے لیے بیج کا انتظام کریں۔
- سرسوں اور تارامیرا پر ست تیلہ کا حملہ نظر آئے تو محکمہ زراعت کے زرعی ماہرین سے مشورہ کر کے زہر پاشی کریں۔

دالیں

- مسور اور چنے کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کا عمل جاری رکھیں۔
- چنے کی فصل پر اگر سنڈی کا حملہ نظر آئے تو محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے زہر پاشی کریں۔

چارہ جات

- اگر برسیم کی بوائی بذریعہ چھٹہ کھڑے پانی میں کی گئی ہے تو پہلا پانی بوائی کے 7 دن بعد دینا چاہیے تاکہ اگاؤ اچھا ہو جائے بعد میں پانی حسب ضرورت لگائیں۔
- لوسرن کی فصل کو چھٹہ کے ذریعہ بوائی کی صورت میں اگر اگاؤ کم ہو تو پہلا پانی جلدی دے دینا چاہیے۔
- لوسرن اور برسیم کی ہر کٹائی کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق نائٹروجنی کھاد استعمال کریں۔

سبزیات

- آبپاشی کا خیال رکھیں۔ گوڈی کریں۔
- نومبر میں کاشتہ ٹماٹر اور پیاز کی پنیری کو کھیت میں منتقل کریں۔
- چھوٹی اور نازک سبزیوں کو سردی / کورے سے بچانے کا بندوبست کریں۔
- آلو کی فصل کا معائنہ کرتے رہیں۔ بیماری یا کیڑے کے حملے کی صورت میں محکمہ زراعت کے عملے سے مشورہ کر کے مناسب زہر کا بروقت سپرے کریں۔

- بیج کے لیے آلو کی مخصوص فصل کا معائنہ باقاعدگی سے جاری رکھیں ۔ وائرس سے متاثرہ اور دوسری اقسام کے پودوں کو احتیاط سے اکھاڑ کر ضائع کر دیں۔

ٹنل ٹیکنالوجی

- ٹنل کے اندر لگائی گئی سبزیوں کی آبپاشی اور کھاد کا استعمال بروقت کریں۔
- سپرے کرنے اور کھاد ڈالنے کے بعد ٹنل کا منہ بند نہ کریں تا کہ گیس پیدا ہو کر نقصان نہ پہنچائے۔
- دن کے وقت تقریباً 9 بجے صبح سے 4 بجے شام تک ٹنل کے منہ کو دونوں طرف سے کھلا رکھا جائے تا کہ ٹنل کے اندر زیادہ نمی پیدا نہ ہو جو کہ بیماریوں کا موجب بنتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو ٹنل میں ہوا خارج کرنے والا پنکھا (Exhaust Fan) لگا دیں تا کہ بے جا نمی کو خارج کیا جا سکے اور درجہ حرارت مناسب رکھا جا سکے۔ کوشش کریں کہ ٹنل میں درجہ حرارت 15 سے 30 درجہ سینٹی گریڈ کے درمیان رہے۔
- ٹنل میں پارتھینو کارپک اقسام کاشت کریں کیونکہ عام اقسام کا پھل حاصل کرنے کیلئے مکھیوں کی رسائی کے لیے پلاسٹک اتارنا ضروری ہوتا ہے۔
- پودوں کی کانٹ چھانٹ اور گوڈی وغیرہ کا خیال رکھیں ۔مناسب ہے کہ ٹنل میں پارتھینو کارپک اقسام ہی کاشت کریں۔

باغات

- باغات کو کورے سے بچائیں۔ کورے اور سردی سے بچاؤ کے لیے پانی لگائیں اور خصوصاً آم کے چھوٹے پودوں پر سایہ کریں۔
- زیادہ سردی/کورے کی صورت میں رات کے وقت باغ یا نرسری میں دھونی کا انتظام کریں۔
- ترشاوہ باغات میں پھل کی برداشت بلحاظ قسم جاری رکھیں۔
- 10 سال یا اس سے زیادہ عمر کے پودوں کو گوبر کی گلی سڑی کھاد، فاسفورس اور پوٹاش والی کھادیں ڈالیں۔ یہ تمام کھادیں پودے کی چھتری کے نیچے تنے سے ایک سے ڈیڑھ تا دو فٹ دور ڈالیں۔
- بلحاظ موسم/بارش آبپاشی کریں۔
- گدھیڑی کے خلاف آم/ترشاوہ پھل کے درختوں کے نیچے گوڈی کریں آم کے پودوں کے تنوں پر حفاظتی بند لگائیں۔ محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کر کے مناسب زہر کا دھوڑا کریں۔

امرود

- چھوٹے پودوں کو کورے سے بچائیں۔ کورے سے متاثرہ شاخوں کو اس وقت تک نہ کاٹیں جب تک کورے کے حملے کا خطرہ مکمل طور پر ختم نہ ہو جائے۔
- باغات سے جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔
- حسب ضرورت آبپاشی کریں۔
- بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف سپرے جاری رکھیں۔
- امرود پر کپاس والی گدھڑی کا حملہ دیکھنے میں آیا ہے اس کے لیئے درختوں کی چھتری کے نیچے 2 فٹ پھیلاؤ تک گوڈی کریں اور پودے کے تنوں پر حفاظتی بند لگائیں۔

انگور

- اس ماہ پودے خوابیدگی کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔
- شاخ تراشی شروع کریں۔
- مہینے میں کم از کم ایک بار ضرور آبپاشی کریں۔
- نئے باغات کے لیے گڑھے کھودیں۔ گڑھوں میں 5 لیٹر فیپرونل فی ایکڑ یا کلورپائری فاس 2 لٹر فی ایکڑ فلڈ کریں تا کہ دیمک کو کنٹرول کیا جا سکے۔
- 4 سال سے کم عمر پودوں کو 10 کلوگرام اور اس سے زائد عمر کے پودوں کو 20 کلوگرام فی پودا گوبر کی گلی سڑی دیسی کھاد ڈالیں۔

کھجور

- گوبر کی اچھی طرح گلی سڑی کھاد ڈالیں۔
- کھجور کے درخت کی سسری اور بھونڈی کے انسداد کے لیے اقدامات کریں۔
- پرانی/فالتو شاخیں کاٹ دیں۔

سفارشات برائے کاشتکاران

یکم تا 15 دسمبر 2024ء

ملک محمد اکرم، ناظم اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب

- گندم کی فصل کو پہلی آبپاشی بوائی سے 20 تا 25 دن بعد کریں جبکہ دھان والے علاقوں میں پہلی آبپاشی 30 تا 35 دن بعد کریں۔ گندم کی فصل کو اس نازک مرحلے (جھاڑ بننے کا عمل) پر آبپاشی ضرور کریں کیونکہ اس مرحلے پر آبپاشی کرنے سے گندم میں جھاڑ زیادہ بنتا ہے اور سٹوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔
- روایتی طریقے سے کاشت کردہ آلو کی فصل کو پہلی آبپاشی کاشت کے فوراً بعد کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ پانی کھیلیوں کے دو تہائی حصہ تک پہنچے ورنہ زمین سخت ہونے کی وجہ سے اگاؤ متاثر ہوسکتا ہے۔
- پیاز کی فصل کو پہلے تین پانی 7 یا 8 دن کے وقفے سے لگائیں۔ موسمی حالات کے پیشِ نظر اس وقفے کو کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔
- کینولہ کی فصل کو پہلا پانی اگاؤ کے 25 تا 30 دن بعد لگائیں۔
- گاجر کی فصل کے بہتر اگاؤ کے لیے بیج بونے کے بعد ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کریں۔ اگاؤ کے بعد فصل کو ضرورت کے مطابق ہفتہ میں ایک بار پانی دیں۔ واضح رہے کہ مناسب وقفے سے پانی دینے سے زمین نرم اور بھربھری رہتی ہے جس سے اچھی کوالٹی کی گاجر حاصل ہوتی ہے۔

- ڈرپ آبپاشی کی مدد سے ٹنل میں کریلے، کھیرے اور ٹماٹر کی کاشت 15 نومبر تک مکمل کریں۔ واضح رہے کہ ڈرپ آبپاشی کی مدد سے ٹنل میں سبزیاں کاشت کرنے سے پانی کی بچت، بہتر کوالٹی کی پیداوار اور آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔
- ڈرپ نظامِ آبپاشی سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے لیے گریول فلٹر کی دیکھ بھال بہت ضروری ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ پانی میں موجود کثافتیں ریت کے اندر جمع ہو جاتی ہیں اور سینڈ بیڈ (Sand Bed) میں موجود سوراخوں کو بند کر دیتی ہیں جس سے فلٹر کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ سینڈ فلٹر کی وقتاً فوقتاً صفائی (Back Washing) انتہائی ضروری ہے۔ بیک واشنگ ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں پانی کے بہاؤ کا رخ الٹا ہو جاتا ہے۔ سینڈ بیڈ (Sand Bed) اوپر اٹھتی ہے اور پھیل جاتی ہے تاکہ جمع شدہ کثافتوں کو نکال سکے۔ اس کے بعد آلودگی بیک واشنگ والو (Back Washing Valve) کے ذریعے نکل جاتی ہے۔
- فصلوں کی آبپاشی ضرورت کے مطابق موسمی پیش گوئی کو مدِنظر رکھتے ہوئے کریں۔ بارش کے دنوں میں نشیبی زمینوں میں فصلوں کی آبپاشی میں خصوصی احتیاط کریں۔
- فصلوں کی آبپاشی ضرورت کے مطابق موسمی پیش گوئی کو مدِنظر رکھتے ہوئے کریں۔ بارش کے دنوں میں نشیبی زمینوں میں فصلوں کی آبپاشی میں خصوصی احتیاط کریں۔
- فصلات کی آبپاشی سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے عملے سے رابطہ کریں۔ تمام تحصیلوں، اضلاع اور ڈویژنوں کے افسران کے رابطہ نمبر اصلاحِ آبپاشی کی ویب سائٹ ofwm.agripunjab.gov.pk پر موجود ہیں۔

کسان خوشحال - پنجاب خوشحال

حکومتِ پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM
NAWAZ

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی جانب سے زیادہ رقبہ پر گندم کاشت کرنے والے کسانوں کیلئے

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2024ء

اربوں روپے کا خصوصی انعامی پیکج

ٹریکٹرز اور لیزر لینڈ لیولرز کے انعامات کیلئے آن لائن درخواستوں کا آغاز

اور نان کمپیوٹرائزڈ موضع جات کے کاشتکار اپنی درخواستیں متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹرز زراعت (توسیع) کے دفتر میں جمع کروائیں

25 ایکڑ سے زائد ملکیتی رقبہ پر گندم کاشت کرنے والے کسانوں کیلئے

1000 گرین ٹریکٹرز کی بذریعہ قرعہ اندازی مفت فراہمی

12.5 تا 25 ایکڑ تک ملکیتی رقبہ پر گندم کاشت کرنے والے کسانوں کیلئے

1000 لیزر لینڈ لیولرز کی بذریعہ قرعہ اندازی مفت فراہمی

آن لائن درخواستیں جمع کروانے کیلئے https://growwheat.punjab.gov.pk یا محکمہ زراعت کی ویب سائٹ https://agripunjab.gov.pk پر وزٹ کریں

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) 0800-17000 صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

Scan for Website

محکمہ زراعت حکومتِ پنجاب

Scan for Facebook

وزیرزراعت ولائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کمشنر آفس سرگودھا میں گندم کی کاشت بارے ڈویژنل سطح پر منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں،
اس موقع پر صوبائی پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری، سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو اور کمشنر سرگودھا ڈویژن جہانزیب اعوان بھی موجود ہیں

وزیرزراعت ولائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کاٹریکٹر انڈسٹری کے نمائندگان کے ہمراہ گروپ فوٹو۔اس موقع پر صوبائی پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری
اور سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو و دیگر افسران بھی موجود ہیں

وزیرزراعت ولائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کمشنر آفس ساہیوال میں گندم کی کاشت بارے ڈویژنل سطح پر منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
اس موقع پر سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو اور کمشنر ساہیوال ڈویژن شعیب اقبال سید بھی موجود ہیں

سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو کمشنر آفس ملتان میں گندم کی کاشت بارے ڈویژنل سطح پر منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔اس موقع پر
کمشنر ملتان ڈویژن مریم خان بھی موجود ہیں